اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ "الفضل قادیان"

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۱۰؎
ششماہی ۶؎
سہ ماہی ۳؎ ۱۲
ماہانہ ۱؎

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۵؎

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

الفضل
روزنامہ
قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۴ | ۲۱ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۱۱ اگست ۱۹۳۶ء | نمبر ۳۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ اگست۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالے کے فضل سے اچھی ہے ؛؛

تحقیقاتی کمیشن کے ممبر جناب بابو عبدالحمید صاحب آڈیٹر اور سکرٹری میاں غلام محمد صاحب اختر آج تشریف لائے۔ اور انہوں نے دفتر نظارت بیت المال کا معائنہ شروع کیا ؛؛

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ لاہور سے واپس تشریف لے آئے ہیں ؛؛

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب کو علاقہ سیالکوٹ میں بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ؛؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

شدائد و مصائب انسان کی تکمیل کے لئے ضروری ہیں

فرمودہ ۱۱ اگست ۱۹۰۵ء

"اصل بات یہ ہے۔ کہ انسانی فطرت ایسی واقعہ ہوئی ہے۔ کہ وہ زد و کوب ہی سے درست ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی ربوبیت انسان کی تکمیل چاہتی ہے۔ اور خود عبودیت کا بھی تقاضا ہے۔ کہ کسی نہ کسی طرح تکمیل کرے۔ اس لئے منجملہ تکمیل کی صورتوں کے ایک شدائد اور مصائب بھی ہیں۔ انبیاء علیہم السلام جو بالکل معصوم اور مقدس وجود ہوتے ہیں۔ وہ بھی تکالیف اور شدائد کا نشانہ بنتے ہیں۔ اور ایسے مصائب ان پر آتے ہیں۔ کہ اگر کسی اور پر آئیں۔ تو وہ برداشت بھی نہ کرسکے۔ ہر طرف سے ان کے دشمن اٹھتے ہیں۔ کوئی باتوں سے دکھ دیتا ہے۔ کوئی حکام وقت کے ذریعہ تکلیف دینے کا منصوبہ کرتا ہے۔ کوئی قوم کو اس کے برخلاف اکساتا ہے۔ غرض ہر پہلو سے اس کو تکلیف دی جاتی ہے۔ اور ہر طرح کی بے آرامی اور حزن و غم ان پر آتا ہے۔ باوجود اس کے ان ساری باتوں کا کچھ بھی اثر ان پر نہیں ہوتا۔ اور وہ پہاڑ کی طرح جنبش نہیں کرتے .... جب تک انسان تکالیف اور شدائد نہیں اٹھاتا۔ راحت اور آسائش نہیں پاسکتا۔ یہ شدائد دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ ہیں۔ جو انسان خود مجاہدات کرتا ہے۔ اپنے نفس کے ساتھ جنگ کرتا ہے۔ اور اس طرح پر اکثر تکالیف میں سے ہو کر گزرتا ہے اور دوسری صورت یہ ہے۔ کہ قضا و قدر خود اس پر کچھ تکالیف نازل کردیتی ہے۔ اور اس ذریعہ سے اسے صاف کرتی ہے ...... انسان کے لئے سعی اور مجاہدہ ضروری چیز ہے اور اس کے ساتھ مصائب و مشکلات بھی ضروری ہیں" (الحکم ۱۷ اگست ۱۹۰۵ء)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے نام ایک خط

اور

حضور کا اس کے متعلق ارشاد

دشمن کی شرارتوں کو بھی خدا تعالیٰ مفید بنا دیتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سیدنا! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل بوقت ساڑھے گیارہ بجے دن کے خاکسار اپنے آفس میں کام کر رہا تھا۔ کہ کسی شریر نے فون میں مفصلہ ذیل خبر مجھے سنائی "خلیفۃ المسیح کو ایک احراری نے گولی مار دی۔ رات کو ۹ بجے جنازہ ہوگا۔ میں نے دریافت کیا تم کون ہو۔ جواب "سعید سعید نمبر ۲۹ گلی میں آؤ" اس فون سے مجھ پر گھبراہٹ طاری ہوگئی۔ تو میں نے میاں بشیر احمد کو اپنے ہیڈ آفس میں فون کیا۔ اور کہا کہ گلی نمبر ۲۹ میں جا کر شیخ محمد سعید کے مکان پر دریافت کریں۔ پھر میں نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو فون کیا۔ وہاں سے جواب ملا کہ کوئی ایسی خبر نہیں ہے۔ پھر میں نے سید کشفی شاہ صاحب سے فون میں دریافت کیا۔ انہوں نے ڈیلی نیوز رنگون گزٹ۔ اور رنگون ٹائمز سے دریافت کرکے مجھے فون کیا۔ کہ یہ بات غلط ہے پھر گلی نمبر ۲۹ سے بابو بشیر احمد صاحب آگئے۔ اور کہا کہ وہاں کوئی خبر نہیں ہے۔ اور یہ بات جھوٹی ہے۔ پھر میاں بشیر احمد نے اپنے خسر قاری غلام مجتبیٰ صاحب کو قادیان ارجنٹ وایسی تار دیا۔ قریباً ۵-۶ بجے جواب آیا کہ Absolutely false ہے۔ خدا کے فضل سے تسلی اور تسکین ہوئی۔ جماعت کے دوستوں میں بھی گھبراہٹ پیدا ہوگئی تھی۔ بہرحال میں تو یہ خبر سن کر سکتے کے عالم میں آگیا۔

یہ سب احرار اور ان کے چیلے چانٹوں کی کارستانیاں ہیں۔ حضور خاص طور پر میرے لئے اور میاں بشیر احمد اور جملہ افراد جماعت کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار محمد اسمٰعیل از رنگون)

اس کے متعلق حضور نے رقم فرمایا:۔ "ایسی خبریں بھی بعض دفعہ مفید ہوتی ہیں۔ بعض دفعہ موت کی خوابوں کو اللہ تعالیٰ اسی طرح پورا کرکے مٹا دیتا ہے"۔

درخواست ہائے دعا

ا۔ جناب چودھری اسد اللہ خاں صاحب بیرسٹر وممبر لیجسلیٹو کونسل نے ران پر ایک زخم کا اپریشن کرایا ہے۔ تاحال تکلیف ہے احباب موصوف کی صحت کیلئے تہ دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار غلام محمد اختر سٹاف وارڈن ہیڈ آفس لاہور۔

(۲) محترم جمعدار شیخ مظفر احمد صاحب ہیڈ کلرک سمال آرمز سکول احمد نگر میں بعارضہ ہائی بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ احباب ان کی بحالی صحت اور ترقی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار نظام الدین صوبیدار میجر انبالہ چھاؤنی

(۳) خاکسار تین چار سال سے بیکار ہے ذریعہ معاش کے حصول نیز میرے بیٹے کی صحت کیلئے دعا فرمائی جائے۔ عبد الرحمٰن لکڑ ہارا حال کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور (۴) سید محمد ہاشم صاحب بخاری مولوی فاضل مدرس ہائی سکول ڈلہوزی (؟) کی صحت کچھ عرصہ سے کمزور ہے۔ ان کی بحالی صحت کے لئے دعا کی جاوے۔ خاکسار عبد المجید (۵) احباب خاکسار کی ثابت قدمی اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کریں۔ خاکسار عبد العزیز خاں از لاہور (۶) میرا نواسہ بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ خاکسار محمد خاں۔ مال روڈ۔ میرٹھ۔

اعلان قابل توجہ موصیان حصہ آمد

موصیان حصہ آمد کا سالانہ حساب یکم مئی ۳۵ء تا اپریل ۳۶ء مع بقایا سال حال اور بقایا گزشتہ بھیجا جا چکا ہے۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ بموجب ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کی تاریخ سے چھ ماہ بعد تک ادا نہ کریگا۔ اور نہ دفتر سے اپنی معذوری بتلا کر مہلت حاصل کرے گا۔ اس کی وصیت انجمن کارپرداز کو منسوخ کرنے کا کامل اختیار ہوگا۔ اور جس قدر روپیہ وہ وصیت میں ادا کر چکا ہوگا۔ اس کے واپس لینے کا موصی کو حق نہ ہوگا۔ (سوائے اس شخص کے جو احمدیت سے مرتد ہو چکا ہو) اور آئندہ اس سے جب تک وہ توبہ نہ کرے۔ کسی قسم کا چندہ وصول نہ کیا جائیگا۔ سوائے اس صورت کے کہ وہ اپنی معذوری ثابت کرکے خود اپنی وصیت کی ادائگی کے لئے انجمن سے مہلت حاصل کر چکا ہو۔ یکم مئی ۳۶ء تا اخیر اکتوبر ۳۶ء تک چھ ماہ کی ادائگی چندہ کے لئے مہلت دی گئی ہے مذکورہ بالا میعاد کے اندر اندر ہر ایک موصی اپنا حصہ آمد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرا دے۔ ۳۱/۱۰/۳۶ کے بعد تمام بقایاداران کے نام برائے منسوخی وصیت مجلس کارپرداز میں پیش کر دیئے جائینگے۔ ماہ جولائی ختم ہو گیا ہے۔ اس لحاظ سے نصف میعاد ختم ہو گئی ہے۔ اس اعلان کو پڑھ کر یا سنکر ہر ایک موصی حصہ آمد بہت جلد اپنا اپنا بقایا حصہ آمد ادا کر دے۔ ہر جماعت کے عہدہ داران کا فرض ہوگا۔ کہ اعلان کو پڑھکر ہر موصی تک پہونچا دیں۔ مساجد میں بھی اعلان کر دیں۔ اور خطبہ جمعہ میں بھی اعلان مذکور کو سنا دیں۔ بعد میں کسی موصی کا یہ عذر نہیں سنا جائے گا۔ کہ مجھے اس اعلان کا علم نہ تھا۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان قادیان)

مالی فائدہ اٹھانے کا بہترین موقع

بعض دوستوں کو علم ہوگا۔ کہ صدر انجمن احمدیہ نے علاقہ سندھ میں بہت سی زرعی زمین خریدی ہوئی ہے۔ اس اراضی میں امسال بفضلہ تعالیٰ قریباً ڈیڑھ ہزار ایکڑ اچھی کپاس لگی ہوئی ہے اس میں سے تقریباً نصف سے کچھ کم حصہ مزارعان کا ہے۔ اور نصف سے قدرے زائد انجمن کا اگر مزارعان کے حصے کی اوسط پیداوار ۱۰ من فی ایکڑ ہو۔ تو اندازاً ساڑھے سات ہزار من ان کے حصے کی کپاس ہوگی۔

اگر مزارعان کے حصے کی کپاس انجمن کی طرف سے نہ خرید لی جائے۔ اور ان کو اجازت دیجائے کہ وہ اپنے اپنے حصہ کی فروخت کا خود انتظام کریں۔ تو اس میں انجمن کو نقصان کا احتمال ہے اسلئے ارادہ ہے کہ مزارعان کے حصے کی کپاس بھی حتی الوسع کم قیمت پر خرید لی جائے۔ اور پھر ساری کپاس کی اکٹھی دلائی کرائی جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ امید ہے کہ کپاس بیچنے کی نسبت روئی کا بیچنا زیادہ مفید ہوگا۔ اور امید ہے۔ کہ اس صورت میں انشاء اللہ تعالیٰ کافی فائدہ ہوگا۔

جن دوستوں کے پاس اپریل ۳۷ء تک روپیہ فارغ ہو۔ وہ حسب مقدور روپیہ بذریعہ بیمہ براہ راست امپیریل بنک آف انڈیا میرپور خاص سندھ میں بھیجدیں۔ اور بیمہ کے اندر خط ڈائرکٹر ایجنٹ صاحب امپیریل بنک میرپور خاص کو ہدایت کر دیں۔ کہ یہ روپیہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حساب میں جمع کر لیں۔ اور روپیہ بھجوانے کی مجھے بھی اطلاع دیجائے۔ اس کام کیلئے کم و بیش پچاس ہزار روپیہ کی ضرورت ہوگی۔ جو انشاء اللہ العزیز اپریل ۳۷ء کے اخیر تک اصل مع منافع واپس دیدیا جائیگا۔ گو منافع کی شرح کے متعلق کوئی بات یقینی طور پر نہیں کہی جا سکتی۔ کیونکہ یہ مارکٹ ریٹ پر مبنی ہے۔ لیکن گزشتہ تجربے اور آئندہ امید کی بنا پر یہ توقع کیجاتی ہے۔ کہ انشاء اللہ دس روپیہ فیصدی سالانہ شرح کے مطابق نفع حاصل ہو سکیگا۔

المعلن ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ۔ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تاریخِ پیدائش معیّن ہو گئی

۱۴ شوال ۱۲۵۰ہجری مطابق ۱۳ فروری ۱۸۳۵ عیسوی بروز جمعہ

حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کے قلم سے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تاریخ پیدائش اور عُمر بوقت وفات کا سوال ایک عرصے سے زیرِ غور چلا آتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تصریح فرمائی ہے۔ کہ حضور کی تاریخ پیدائش معین صورت میں محفوظ نہیں ہے۔ اور آپ کی عُمر کا صحیح اندازہ معلوم نہیں۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۹۳) کیونکہ آپ کی پیدائش سکھوں کی حکومت کے زمانہ میں ہُوئی تھی۔ جبکہ پیدائشوں کا کوئی ریکارڈ نہیں رکھا جاتا تھا۔ البتہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بعض ایسے امور بیان فرمائے ہیں جن سے ایک حد تک آپ کی عُمر کی تعیین کی جاتی رہی ہے۔ ان اندازوں میں سے بعض اندازوں کے لحاظ سے آپ کی پیدائش کا سال ۱۸۴۰ء بنتا ہے۔ اور بعض کے لحاظ سے ۱۸۳۱ء تک پہنچتا ہے۔ اور اسی لئے یہ سوال ابھی تک زیرِ بحث چلا آیا ہے۔ کہ صحیح تاریخِ پیدائش کیا ہے۔

میں نے اس معاملہ میں کئی جہت سے غور کیا ہے۔ اور اپنے اندازوں کو سیرۃ المہدی کے مختلف حصّوں میں بیان کیا ہے۔ لیکن حق یہ ہے۔ کہ گو مجھے یہ خیال غالب رہا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش کا سال ۱۸۳۶ عیسوی یا اس کے قریب قریب ہے۔ مگر ابھی تک کوئی معین تاریخ معلوم نہیں کی جاسکی تھی۔ لیکن اب بعض حوالے اور بعض روایات ایسی ملی ہیں۔ جن سے یقینی طور پر معین تاریخ کا پتہ لگ گیا ہے۔ جو **بروز جمعہ ۱۴ شوال ۱۲۵۰ہجری مطابق ۱۳ فروری ۱۸۳۵ عیسوی مطابق یکم پھاگن سمت ۱۸۹۱ بکرمی ہے**۔ اس تعیین کی وجوہ یہ ہیں:۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تعیین اور تصریح کے ساتھ لکھا ہے جس میں کسی غلطی یا غلط فہمی کی گنجائش نہیں۔ کہ میری پیدائش جمعہ کے دن چاند کی چودھویں تاریخ کو ہوئی تھی (دیکھو تحفہ گولڑویہ بار اول صفحہ ۱۱۰۔ حاشیہ) (۲) ایک زبانی روایت کے ذریعہ جو مجھے مکرمی مفتی محمد صادق صاحب کے واسطے سے پہنچی ہے۔ اور جو مفتی صاحب موصوف نے اپنے پاس لکھکر محفوظ کی ہُوئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ فرمایا تھا۔ کہ ہندی مہینوں کے لحاظ سے میری پیدائش پھاگن کے مہینہ میں ہوئی تھی۔ (۳) مندرجہ بالا تاریخ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دُوسرے متعدد بیانات سے بھی قریب ترین مطابقت رکھتی ہے۔ مثلاً یہ کہ آپ ٹھیک ۱۲۹۰ھ میں شرفِ مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہُوئے تھے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۹) اور اس وقت آپ کی عُمر چالیس سال کی تھی۔ (تریاق القلوب صفحہ ۶۸) وغیرہ وغیرہ۔

میں نے گزشتہ جنتریوں کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ اور دوسروں سے بھی کرایا ہے۔ تا کہ یہ معلوم ہوسکے۔ کہ پھاگن کے مہینے میں جمعہ کا دن اور چاند کی چودھویں تاریخ کس کس سن میں اکٹھے ہوتے ہیں۔ اس تحقیق سے یہی ثابت ہُوا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تاریخ پیدائش ۱۴ شوال ۱۲۵۰ہجری مطابق ۱۳ فروری ۱۸۳۵ عیسوی ہے۔ جیسا کہ نقشہ ذیل سے ظاہر ہوگا:۔

تاریخ مع سن عیسوی	تاریخ چاند مع سن ہجری	دن	تاریخ ہندی مہینہ مع سن بکرمی
۴۔ فروری ۱۸۳۱ء	۲۰ شعبان ۱۲۴۶ہجری	جمعہ	۷۔ پھاگن سمت ۱۸۸۷ بکرمی
۱۷۔ فروری ۱۸۳۲ء	۱۴ رمضان ۱۲۴۷ہجری	جمعہ	یکم۔ پھاگن سمت ۱۸۸۸ بکرمی
۸۔ فروری ۱۸۳۳ء	۱۷۔ رمضان ۱۲۴۸ہجری	جمعہ	۴۔ پھاگن سمت ۱۸۸۹ بکرمی
۲۸۔ فروری ۱۸۳۴ء	۱۸۔ شوال ۱۲۴۹ہجری	جمعہ	۵۔ پھاگن سمت ۱۸۹۰ بکرمی
۱۳۔ فروری ۱۸۳۵ء	۱۴۔ شوال ۱۲۵۰ہجری	جمعہ	یکم۔ پھاگن سمت ۱۸۹۱ بکرمی
۵۔ فروری ۱۸۳۶ء	۱۷۔ شوال ۱۲۵۱ہجری	جمعہ	۳۔ پھاگن سمت ۱۸۹۲ بکرمی
۲۴۔ فروری ۱۸۳۷ء	۱۸۔ ذیقعدہ ۱۲۵۲ہجری	جمعہ	۴۔ پھاگن سمت ۱۸۹۳ بکرمی
۹۔ فروری ۱۸۳۸ء	۲۰۔ ذیقعدہ ۱۲۵۳ہجری	جمعہ	۷۔ پھاگن سمت ۱۸۹۴ بکرمی
یکم فروری ۱۸۳۹ء	۱۵۔ ذیقعدہ ۱۲۵۴ہجری	جمعہ	۳۔ پھاگن سمت ۱۸۹۵ بکرمی
۲۱۔ فروری ۱۸۴۰ء	۱۶۔ ذی الحج ۱۲۵۵ہجری	جمعہ	۴۔ پھاگن سمت ۱۸۹۶ بکرمی

(توفیقات الہامیہ مصری و تقویم عمری ہندی)

اس نقشہ کی رُو سے ۱۸۳۲ عیسوی کی تاریخ بھی درست سمجھی جاسکتی ہے۔ مگر دُوسرے قرائن سے جن میں سے بعض اوپر بیان ہو چکے ہیں اور بعض آگے بیان کئے جائیں گے۔ صحیح یہی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش ۱۸۳۵ عیسوی میں ہوئی تھی۔ پس ۱۳ فروری ۱۸۳۵ عیسوی مطابق ۱۴ شوال ۱۲۵۰ ہجری بروز جمعہ والی تاریخ صحیح قرار پاتی ہے اور اس حساب کی رُو سے وفات کے وقت جو ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۲۶ ہجری (اخبار الحکم ضمیمہ مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۰۸ء) میں ہوئی آپ کی عمر پورے ۷۵ سال ۳ ماہ اور دس دن کی بنتی ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ اب جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش کی تاریخ معین طور پر معلوم ہو گئی ہے۔ ہمارے احباب اپنی تحریر و تقریر میں ہمیشہ اسی تاریخ کو بیان کیا کریں گے۔ تاکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تاریخ پیدائش کے متعلق کوئی ابہام اور اشتباہ کی صورت نہ رہے۔ اور ہم لوگ اس بارہ میں ایک معین بنیاد پر قائم ہو جائیں۔

اس نوٹ کے ختم کرنے سے قبل یہ ذکر بھی ضروری ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک الہامِ الٰہی میں یہ بتایا گیا تھا۔ کہ آپ کی عمر اسّی یا اس سے پانچ چار کم یا پانچ چار زیادہ ہوگی۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۶) اگر اس الہامِ الٰہی کے لفظی معنے لئے جائیں۔ تو آپ کی عمر پچھتّر۔ چھہتّر۔ یا اسّی یا چوراسی۔ پچاسی سال کی ہونی چاہیئے۔ بلکہ اگر اس الہام کے معنے کرنے میں زیادہ لفظی پابندی اختیار کی جائے۔ تو آپ کی عمر پورے ساڑھے پچھتّر (۷۵½) یا اسّی یا ساڑھے چوراسی (۸۴½) سال کی ہونی چاہیئے۔ اور یہ ایک عجیب قدرت نمائی ہے۔ کہ مندرجہ بالا تحقیق کی رُو سے آپ کی عُمر پورے ساڑھے پچھتّر (۷۵½) سال کی بنتی ہے۔

اسی ضمن میں یہ بات بھی قابلِ نوٹ ہے۔ کہ ایک دوسری جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی پیدائش کے متعلق بحث کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ حضرت آدم سے لے کر ہزار ششم میں سے ابھی گیارہ سال باقی رہتے تھے۔ کہ میری ولادت ہُوئی اور اسی جگہ یہ بھی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے۔ کہ ابجد کے حساب کے مطابق سورۂ والعصر کے اعداد سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا زمانہ نکلتا ہے جو شمار کے لحاظ سے ۴۷۳۹ سال بنتا ہے (دیکھو تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۳-۹۴-۹۵ و حاشیہ) یہ زمانہ اصولاً ہجرت تک شمار ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ہجرت سے نئے دَور کا آغاز ہوتا ہے۔ اب اگر یہ حساب نکالا جائے۔ تو اس کی رُو سے بھی آپ کی پیدائش کا سال ۱۲۵۰ ہجری بنتا ہے کیونکہ ۶۰۰۰ میں سے ۱۱ نکالنے سے ۵۹۸۹ رہتے ہیں اور ۵۹۸۹ میں سے ۴۷۳۹ منہا کرنے سے ۱۲۵۰ بنتے ہیں۔ گویا اس جہت سے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش کے متعلق مندرجہ بالا حساب صحیح قرار پاتا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کے نام مولٰنا ابوالکلام آزاد کا مکتوب

مسئلہ اجرائے نبوّت احادیث صحیحہ کے رُو سے

(۳)

مولانا آزاد کا بیجا اصرار

مسئلہ نزول مسیح کے متعلق مولانا آزاد کے وہ خیالات۔ جو انہوں نے اپنے پہلے مکتوب میں ظاہر فرمائے تھے۔ ان کی تردید وتنقیط گو وہ خود اپنے قلم سے مابعد کے خطوط میں کر چکے اور اس امر پر ایمان لانے کا ادعا کر چکے ہیں۔ کہ قیامت کے قریب حضرت مسیح علیہ السلام کا نزول مقدر ہے۔ مگر جس بات پر انہیں اب تک اصرار ہے۔ اور جس کا اظہار انہوں نے ایک مرتبہ پھر مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو خط لکھتے ہوئے بھی کیا ہے۔ یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نبی اور رسول ہونے کی حیثیت میں ہرگز نہیں آئینگے چنانچہ لکھتے ہیں۔

”بلاشبہ روایات میں نزولِ مسیح علیہ السلام کی خبر دی گئی ہے۔ اور صحیحین کی روایات اس باب میں معلوم ومشہور ہیں۔ اس سے کسے انکار ہے۔ لیکن اس معاملہ کا تعلق قیامت کے آثار ومقدمات سے ہے۔ نہ کہ تکمیل دین کے معاملہ سے۔ نیز انہی روایات میں تصریحات موجود ہیں۔ کہ حضرت مسیح کا نزول بحیثیت رسول کے نہیں ہوگا“ اس کے ساتھ ہی آپ نے یہ بھی بیان فرمایا ہے۔ کہ احادیث میں اس امر کا بھی کہیں ذکر نہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی زمانہ میں لوگوں سے ایک نئے رسول پر ایمان لانا ضروری ہوگا۔ چنانچہ لکھتے ہیں ”احادیث میں بھی کہیں یہ بات نہیں آئی ہے۔ کہ آئندہ اسلام کے شروط ایمان میں ایک نئی شرط بڑھ جائیگی اور ایک نئے رسول پر ایمان لانا فرض ہوگا“

حضرت مسیح کا نزول کس حیثیت میں ہوگا

مولانا آزاد نے محولہ بالا سطور میں پہلی بات یہ بیان کی ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا نزول بحیثیت رسول ہرگز نہیں ہوگا۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ جب وہ بحیثیت رسول نازل نہیں ہونگے تو ان کی اور کیا حیثیت ہوگی۔ کیا ایک ولی اور قطب کی حیثیت میں؟ مگر خلعت نبوت نعوذ باللہ کس قصور پر ان سے چھین لی جائیگی۔ کہ نبوت و رسالت کی بجائے ولایت کے مقام پر تنزل کرکے انہیں امتِ محمدیہ میں بھیجا جائیگا۔ کیا یہ حضرت مسیح کی ہتک نہیں۔ کہ خدا تعالےٰ انہیں نبوت کے مقام پر فائز فرمائے۔ اور وہ انبیاء ومرسلین کے زمرہ میں شمار کئے جائیں مگر پھر نبوت ورسالت کے تمام لوازم ان سے منفک کر لئے جائیں۔ ہر سلیم الطبع انسان محسوس کرے گا۔ کہ مولٰنا آزاد نے حضرت مسیح کی آمد ثانی کے متعلق جس خیال کا اظہار فرمایا ہے۔ وہ ان کے مرتبہ کی تنقیص کرنے والا اور انہیں ایک بلند مقام سے نیچے گرانے والا ہے۔

امتی ہونے میں حضرت مسیحؑ کی کسرشان

پھر اگر یہ کہا جائے۔ کہ حضرت مسیحؑ آمد ثانی کے وقت نبی نہ ہونگے۔ بلکہ صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونگے۔ تو اس میں بھی حضرت مسیحؑ کی کسرشان اور آپ کی علو مرتبت کی تحقیر ہے۔ کیونکہ واقعہ یہ ہے کہ گو ایک امتی نبی ہو سکتا ہے۔ مگر ایک نبی امتی نہیں ہو سکتا۔ اور چونکہ حضرت مسیح علیہ السلام بعثتِ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم سے قبل مقام نبوت پر فائز ہو چکے ہیں اس لئے آپ امتی نہیں بن سکتے۔ کیونکہ امتی وہ ہے۔ جو اپنے متبوع کے بغیر کوئی چیز نہیں اسی لئے بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو امتی نبی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنا تعلق ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں کہ

ع۔ وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

لیکن امتی کا یہ مفہوم حضرت مسیح علیہ السلام پر صادق نہیں آسکتا۔ کیونکہ وہ گو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے درجہ میں کتنے ہی کم ہوں۔ پھر بھی وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے بغیر نبی ہیں۔ علاوہ ازیں قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت تمام دنیا گمراہی میں مبتلاء تھی۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ سورۃ جمعہ میں فرماتا ہے۔ وان کانوا من قبل لفی ضلالٍ مُبین مگر کون شخص تسلیم کرنے کے لئے تیار ہوگا۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے قبل نعوذ باللہ گمراہ تھے اس لئے وہ آپ کے امتی بن کر آپ سے فیوض حاصل کرینگے

غرض نبی امتی نہیں ہو سکتا۔ البتہ امتی نبی بن سکتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ اپنے متبوع کی اتباع میں ترقی کرتے کرتے مقام نبوت تک پہونچ جائے۔ تو اس میں ظل اور اصل دونوں کا کمال پایا جاتا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ الہام نازل ہوا۔ کہ کل برکۃٍ من محمدٍ صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علم وتعلّم۔ یعنی ہر ایک برکت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا نتیجہ ہے۔ پس بہت ہی بابرکت وہ ذات ہے۔ جس نے سکھلایا اور بہت ہی بابرکت ہے وہ ذات۔ جس نے سیکھا۔ مگر حضرت مسیح ناصری تو کل برکۃٍ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ انہیں مقام نبوت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع کے بغیر حاصل ہوا۔ پس اگر یہ کہا جائے کہ حضرت مسیح علیہ السلام آمد ثانی کے وقت نبی نہ ہونگے۔ بلکہ امتی ہونگے۔ تو اس میں بھی حضرت مسیح علیہ السلام کی تحقیر ہے۔ کیونکہ اس صورت میں یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے قبل ہدایت پر نہ تھے۔ حالانکہ یہ درست نہیں۔

امتی کی حقیقت

اس کی مزید تشریح کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تحریر پیش کی جاتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں

”جو شخص امتی کی حقیقت پر نظر غور ڈالیگا وہ بداہت سمجھ لیگا۔ کہ حضرت عیسےٰ کو امتی قرار دینا ایک کفر ہے۔ کیونکہ امتی اس کو کہتے ہیں۔ کہ جو بغیر اتباع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور بغیر اتباع قرآن شریف محض ناقص اور گمراہ اور بے دین ہو۔ اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور قرآن شریف کی پیروی سے اس کو ایمان اور کمال نصیب ہو۔ اور ظاہر ہے۔ کہ ایسا خیال حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی نسبت کرنا کفر ہے۔ کیونکہ وہ گو اپنے درجہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کیسے ہی کم ہوں۔ مگر نہیں کہہ سکتے۔ کہ جب تک وہ دوبارہ دنیا میں آکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل نہ ہوں۔ تب تک نعوذ باللہ وہ گمراہ اور بے دین ہیں۔ یا وہ ناقص ہیں۔ اور ان کی معرفت ناتمام ہے۔ پس میں اپنے مخالفوں کو یقیناً کہتا ہوں۔ کہ حضرت عیسےٰؑ امتی ہرگز نہیں ہیں۔ گو وہ بلکہ تمام انبیاء آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی پر ایمان رکھتے تھے۔ مگر وہ ان ہدایتوں کے پیرو تھے۔ جو ان پر نازل ہوئی تھیں۔ اور براہ راست خدا تعالےٰ نے ان پر تجلی فرمائی تھی یہ ہرگز نہیں تھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی تعلیم سے وہ نبی بنے تھے۔ تا وہ امتّی کہلاتے۔ ان کو خدا تعالےٰ نے الگ کتابیں دی تھیں۔ اور ان کو ہدایت تھی۔ کہ ان کتابوں پر عمل کریں۔ اور کرائیں۔ جیسا کہ قرآن شریف اس پر گواہ ہے پس اس بدیہی شہادت کی رُو سے حضرت عیسےٰ مسیح موعود کیونکر ٹھہر سکتے ہیں۔ پس چونکہ وہ امتی نہیں۔ اس لئے وہ اس قسم کے نبی بھی نہیں ہو سکتے۔ جس کا امتی ہونا ضروری ہے“

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۸۸ و ۱۸۹)

غرض مولانا آزاد اگر یہ کہیں۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام نبوت کے عُہدہ سے معزول ہو کر آئیں گے۔ تب بھی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی اس میں ہتک ہے۔ اور اگر کہیں۔ کہ وُہ اُمتی بن کر آئیں گے۔ تب بھی ان کی تحقیر ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ روایات سے حضرت مسیحؑ کا نزول امتِ محمدؐیہ میں بحیثیت رسول ثابت ہے۔ مگر مسیحؑ سے مراد اسرائیلی امت کا مسیحؑ نہیں۔ کیونکہ وُہ فوت ہو چکے۔ بلکہ مسیحؑ سے مراد وہ مسیحؑ ہے۔ جو امتِ محمدؐیہ کا ایک کامل فرد اور امامکم منکم کا مصداق ہے۔ قرآن مجید میں بھی اس کا ذکر ہے۔ اور احادیث بھی اسی امر کی مؤیّد ہیں۔ مگر چونکہ مسیحؑ موعود کے نبی اللہ ہونے پر مولانا آزاد کی انہی باتوں کے جواب میں ہم الفضل مورخہ ۲۶ جولائی و ۲۹۔ جولائی ۱۹۳۶ء میں مفصل روشنی ڈال چکے۔ اور قرآن مجید۔ اور احادیث صحیحہ سے اس بارہ میں متعدد شواہد پیش کر چکے ہیں۔ اس لئے ہم قارئین کرام کی توجہ مذکورۃ الصدر مضامین کی طرف مبذول کراتے ہوئے مولانا آزاد کی دوسری بات کا جواب دینا چاہتے ہیں:۔

عجیب دعوےٰ

مولانا آزاد نے نہایت کُھلے الفاظ میں لکھا ہے۔ کہ:۔

"احادیث میں بھی کہیں یہ بات نہیں آئی ہے۔ کہ آئندہ اسلام کے شرائطِ ایمان میں ایک نئی شرط بڑھ جائے گی اور ایک نئے رسول پر ایمان لانا ضروری ہوگا"۔

اس سے مستنبط ہوتا ہے۔ کہ اُن کے نزدیک احادیث امتِ محمدؐیہ میں آئندہ کسی رسُول کے آنے کے معاملہ میں بالکل خاموش ہیں۔ اور بابِ نبوت کے کلیۃً مسدُود ہونے پر گواہ ہیں۔ حالانکہ جس طرح یہ بات غلط ہے۔ کہ احادیث میں مسیح موعود کو رسُول قرار نہیں دیا گیا اور اس کے ثبوت میں منجملہ اور روایات کے "مسلم" کی وُہ حدیث پیش کی جا چکی ہے۔ جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے چار دفعہ آنے والے مسیح موعود کو نبی اللہ کہکر پکارا ہے۔ وہاں یہ بات بھی صحیح نہیں۔ کہ احادیث میں کہیں یہ بات نہیں آئی۔ کہ آئندہ لوگوں کے لئے کسی نئے رسُول پر ایمان لانا ضروری ہوگا۔ بلکہ احادیث اجرائے نبوت کے باب میں بڑے زور سے ہمارے مسلک کی تائید کرتی ہیں:۔

احادیث سے مسئلہ اجرائے نبوت کی تائید

چنانچہ اس کے ثبوت میں سب سے پہلے وُہ درُود پیش کیا جاتا ہے۔ جو مختلف احادیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ اور جو مسلمان دن رات میں کئی مرتبہ اپنی نمازوں میں پڑھتے ہیں۔ اس درود میں ہمیشہ یہ دُعا کی جاتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور آلِ محمدؐ پر اسی قسم کی برکات نازل فرمائے۔ جس قسم کی برکات اس نے ابراہیمؑ اور آل ابراہیم علیہ السلام پر نازل فرمائیں۔ یہ ایک ثابت شدہ امر ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں نسلاً بعد نسلٍ اللہ تعالےٰ نے نبوت وحکومت کا سلسلہ چلایا تھا۔ پس ضروری ہے کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل کو اللہ تعالےٰ نے حکومت اور نبوت دونوں نعمتوں سے سرفراز فرمایا۔ اسی طرح امتِ محمدؐیہ کو بھی یہ دونوں نعمتیں عطا کی جائیں ورنہ لازم آئے گا۔ کہ نعوذ باللہ وُہ دُعا جو ہر زمانہ میں کروڑوں مسلمان مانگتے چلے آرہے ہیں۔ اور جو خود اللہ تعالےٰ کے رسول نے سکھائی۔ وُہ خدا کے حضُور شرفِ قبولیت حاصل نہیں کر سکی۔ چونکہ اس قسم کے خیال سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی مقدس امت کی شان کا سخت استخفاف لازم آتا ہے۔ اس لئے بہر حال ماننا پڑے گا۔ کہ درُود شریف کی دُعا اس بات کو لازم قرار دیتی ہے۔ کہ جس طرح امتِ ابراہیمی نبوت وحکومت کے انعامات سے مالا مال ہُوئی۔ اسی طرح امتِ محمدؐیہ بھی ان انعامات سے بہرہ اندوز ہو۔ چنانچہ یہ صرف ہمارا خیال ہی نہیں۔ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کی تصدیق فرمائی ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا۔ فیکم النبوۃ والمملکۃ (حجج الکرامہ صفحہ ۱۹۷ وکنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۷۹) یعنی تم میں نبوت بھی ہوگی۔ اور حکومت بھی۔ ایک اور روایت میں الخلافۃ فیکم والنبوۃ (حوالہ مذکورہ بالا) کے الفاظ آتے ہیں یعنی تم میں خلافت بھی ہوگی۔ اور نبوت بھی۔ ان دونوں حدیثوں سے جہاں اس دُعا کی قبولیت کا ثبوت ملتا ہے۔ جس کا درُود شریف میں ذکر ہے۔ وہاں ان سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ امتِ محمدؐیہ میں نبوت و بادشاہت دونوں کے وقوع کا مخبرِ صادق صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے وعدہ دیا گیا ہے۔ اور یہ وعدہ اس وقت تک پورا نہیں ہو سکتا۔ جب تک خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی شخص نبوت کے مقام پر کھڑا نہ ہو

آخری زمانہ میں خلافت علےٰ منہاج النبوت کی پیشگوئی

ایک اور حدیث میں رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تکون النبوۃ فیکم ما شاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالےٰ ثم تکون خلافۃ علےٰ منہاج النبوۃ ماشاء اللہ ان تکون ثم تکون ملکا عاضا فیکون ماشاء اللہ ان یکون ثم یرفعھا اللہ تعالےٰ ثم تکون ملکا جبریۃ فیکون ماشاء اللہ ان یکون ثم یرفعھا اللہ تعالےٰ ثم تکون خلافۃ علیٰ منھاج نبوۃ (مشکوٰۃ کتاب الرقاق)

یعنی جب تک اللہ تعالےٰ چاہے گا۔ تم میں نبوت رہے گی۔ پھر اس کو اللہ تعالےٰ اٹھا لے گا۔ تب اسی نبوت کے طریق پر خلافت ہوگی۔ اور وُہ بھی اس وقت تک رہے گی جب تک خدا تعالےٰ چاہے گا۔ پھر اس کو بھی خدا تعالےٰ اٹھا لے گا۔ اس کے بعد سخت حکومت ہوگی۔ اور وُہ بھی جب تک خدا چاہے گا رہے گی۔ پھر اس کو بھی خدا تعالےٰ اٹھا لے گا۔ اور جبر و استبداد کی سلطنت کا دور دورہ ہو جائے گا۔ یہ سلسلہ جب تک اللہ تعالےٰ چاہے گا۔ جاری رہے گا۔ پھر اس کو بھی اللہ تعالےٰ اٹھا لے گا۔ اور اس کے بعد دوبارہ نبوت کے منہاج پر خلافت کا سلسلہ شروع ہوگا:۔

یہ حدیث اتنی صاف اور واضح ہے۔ کہ اس کے لئے کسی مزید تشریح و توضیح کی ضرورت نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس میں نہایت لطیف پیرایہ میں پیشگوئی فرمائی ہے۔ کہ آپ کی وفات کے بعد خلافتِ راشدہ قائم ہوگی۔ پھر بنو امیہ اور بنو عباسیہ کی سخت گیری کا زمانہ آئے گا۔ اس کے بعد عام طوائف الملوکی ہوگی۔ اور پھر ان تمام صبر آزما حالات کے بعد ایک ایسا شخص پیدا ہوگا۔ جو نبی ہوگا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جانشین اور اس کے ذریعہ نبوت کے طریق پر ایک دفعہ پھر خلافت کا سلسلہ قائم ہوگا۔ یعنی جس طرح اسلام کے ابتداء میں نبوت کے بعد خلافت کا سلسلہ شروع ہُوا۔ اسی طرح آخر میں بھی ایک نبی مبعوث کیا جائے گا۔ جس کی وفات کے بعد ابتدائے اسلام کی طرح خلافت علےٰ منہاج النبوت کا سلسلہ شروع ہوگا:۔

حضرت ابوبکرؓ بجز نبی کے سب سے افضل ہیں

ایک اور حدیث جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد امتِ محمدؐیہ میں انبیاء کے آنے کا ذکر آتا ہے۔ یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ابو بکر خیر الناس بعدی الّا ان یکون نبیٌّ (کنز العمال جلد ۹ صفحہ ۱۳۸)

دوسری روایت میں اس حدیث کے الفاظ یوں آتے ہیں۔ کہ ابوبکر افضل ھٰذہ الامۃ الّا ان یکون نبیٌّ (کنوز الحقائق صفحہ ۴) یعنی ابوبکر میرے سوا باقی تمام لوگوں اور امتِ محمدؐیہ سے بہتر اور افضل ہیں۔ بجز اس کے کہ کوئی نبی ہو۔ اس حدیث سے کامل صفائی کے ساتھ ثابت ہوتا ہے۔ کہ امتِ محمدؐیہ میں نبوت ورسالت کا دروازہ کُھلا ہے۔ ورنہ آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تمام امتِ محمدؐیہ سے افضل قرار دیتے ہُوئے اِلّا ان یکون نبیٌّ کا استثنےٰ نہ فرماتے:۔

اٰخرین میں نبوت

پھر ترمذی اور ابن ماجہ میں یہ حدیث آتی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر وعمر سیدا کھول اھل الجنۃ من الاولین والاٰخرین الا النبیین والمرسلین۔ کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ تمام ادھیڑ عمر والے جنتیوں کے سردار ہوں گے۔ خواہ پہلے ہوں۔ خواہ پچھلے۔ مگر نبیوں اور رسُولوں کے نہیں:۔

اس حدیث سے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کے جاری ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ اور وجہ استدلال یہ ہے کہ آخرین میں نبی اور رسول نہیں ہونے تھے تو الا النبیین و المرسلین کا استثناء اولین کے ساتھ متصل ہونا چاہیئے تھا مگر ایسا نہیں کیا گیا۔ بلکہ اوّلین والآخرین کہنے کے بعد استثنیٰ کیا گیا ہے۔ جو اس امر کی دلیل ہے۔ کہ جس طرح اوّلین میں انبیاء و مرسلین آئے۔ اسی طرح آخرین میں بھی انبیاء و مرسلین کا آنا ضروری ہے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنے اخوان کو دیکھنے کا اشتیاق

پھر مشکوٰۃ کتاب الطہارت میں ذکر آتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک موقعہ پر فرمایا۔ میں اس بات کا اشتیاق رکھتا ہوں۔ کہ اپنے بھائیوں کو دیکھوں۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ اولسنا اخواناٗ یارسول اللہ۔ اے خدا کے رسول۔ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ تم میرے دوست ہو۔ بھائی میرے وہ ہیں۔ جو ابھی تک دُنیا میں نہیں آئے۔ بلکہ بعد میں آئیں گے۔ اس حدیث میں جن "اخوان" یعنی بھائیوں کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا ہے۔ ان سے مراد کون ہیں۔ اس کے متعلق ہم امام عبدالکریم بن ابراہیم جیلی رحمۃ اللہ علیہ کی تشریح پیش کرتے ہیں۔ وہ کتاب انسان کامل باب ۶۳ میں فرماتے ہیں۔ واشوقاہ الی اخوانی الذین یاتون بعدی الحدیث ھٰؤلاء انبیاء الاولیاء یرید بذالک نبوۃ القرب والاعلام والحکم الٰھی لا نبوۃ التشریع لان نبوۃ التشریع انقطعت بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے واشوقاہ الی اخوانی الذین یاتون من بعدی میں جن اخوان کا ذکر فرمایا ہے۔ ان سے مراد وہ انبیاء کرام ہیں۔ جو اولیاءِ امت میں سے ترقی پا کر نبوت کا مقام حاصل کریں گے۔ اور ان کی نبوت سے مراد تشریعی نبوت نہ ہوگی کیونکہ تشریعی نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکی ہے بلکہ ان کی نبوت صرف مدارج قرب اور خدا تعالےٰ کی طرف سے احکام اور بکثرت علم غیب عطا کئے جانے پر مشتمل ہوگی۔

اس حدیث سے بھی ثابت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت و رسالت کے مقام کا حصُول ممتنع نہیں۔ بلکہ امتِ محمدیہ کے بعض افراد کو یہ مقام حاصل ہوگا۔ اور مقامِ نبوت پر فائز ہونے کی وجہ سے وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخوان کہلائیں گے۔ اور الانبیاء اخوۃ لعلاتٍ امھاتھم شتّٰی ودینھم واحدٌ میں شامل ہوں گے۔

بابِ نبوت مسدُود نہیں

اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا آیت خاتم النبیین کے نزول کے بعد اپنے بیٹے ابراہیم کی وفات پر یہ فرمانا کہ لوعاش ابراھیم لکان صدیقاً نبیاً (ابن ماجہ جلد اکتاب الجنائز) اگر ابراہیم زندہ رہتا۔ تو نبی بن جاتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا یہ کہنا کہ قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لانبی بعدہٗ (تکملہ مجمع البحار صہ ۸۵) یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تو کہو۔ مگر یہ نہ کہو۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا۔ اس بات کی دلیل ہیں۔ کہ امت محمدیہ کے لئے باب نبوت مسدُود نہیں۔ بلکہ کھلا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس کی وضاحت فرما چکے ہیں۔ کہ آپ کے بعد بھی اللہ تعالےٰ ضرورتِ حقہ پر نبی مبعوث فرماتا رہے گا۔ بلکہ عمومیت کا رنگ چھوڑ کر آپ نے مسیح موعودؑ کے متعلق خاص طور پر بتا بھی دیا۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کا نبی ہوگا۔ حکم اور عدل ہوگا۔ اور اس پر ایمان لانا اور اس کی نصرت و تائید پر کمربستہ ہو جانا ہر مومن کا فرض ہوگا

مولنٰنا آزاد پر اتمامِ حجت

مولنٰنا آزاد نے اپنے مکتوب میں چونکہ صرف احادیث کے متعلق لکھا تھا۔ کہ ان میں کہیں ذکر نہیں آتا۔ کہ آئندہ امتِ محمدیہ میں کوئی رسول مبعوث ہوگا۔ اس لئے ہم نے اس مضمون میں صرف حدیثوں سے اپنا مدعا ثابت کیا ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے۔ کہ قرآنِ مجید بھی اس امر کا مؤید ہے۔ کہ نبوّت و رسالت کا انعام گذشتہ زمانہ میں ختم نہیں ہوچکا بلکہ قیامت تک کے لئے یہ دروازہ کھلا ہے۔ ہاں تشریعی نبوت بے شک ختم ہوچکی اور اب قرآن مجید کے بعد کوئی ایسی کتاب یا الہام نہیں۔ جو اس کے کسی حکم کو منسُوخ کرے۔ یا اس میں ترمیم کرسکے لیکن ایسے نبی اُمتِ محمدیہ میں آسکتے ہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غلامی میں رہ کر آپؐ کے فیوض و برکات سے مستفیض ہو کر آپ کا نام پاکر اور آپ کی خُو اور بُو اور رنگ اور رُوپ میں ڈھل کر بروزی اور ظلّی رنگ میں نبی کہلائیں۔ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت و رسالت بھی اسی قسم میں داخل ہے۔ اور ہم مولانا آزاد سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ مخلی بالطبع ہو کر اس اختلاف پر غور فرمائیں۔ جو احمدیّت کا موجودہ فرقہائے اسلامی سے ہے۔ اگر وہ غور کریں گے۔ اور احمدیت کا لٹریچر پڑھنے کی تکلیف گوارا فرمائیں گے۔ تو ہم انہیں یقین دلاتے ہیں۔ کہ احمدیت کے متعلق ان کا موجودہ سُوءظن بہت حد تک دور ہوسکتا ہے؛

بھینی میاں خاں میں عیسائیوں سے کامیاب مناظرہ

موضع بھینی میاں خاں کے عیسائیوں نے جماعت احمدیہ بھیر دیجی کو مناظرہ کا چیلنج دیا۔ ہماری طرف سے قادیان سے مناظر صاحبان تاریخ مقررہ پر پہونچ گئے۔ عیسائیوں نے شرائط کے تصفیہ کے متعلق بے جا جھگڑا شروع کر دیا۔ اور الوہیت مسیح اور تثلیث پر مناظرہ کرنے کے لئے تیار نہ ہوئے۔ صرف صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از رُوئے بائبل پر مناظرہ طے ہؤا۔ تین گھنٹے دس منٹ وقت مقرر کیا گیا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری مناظر تھے۔ اور عیسائیوں کی طرف سے ماسٹر میلارام صاحب۔ مولوی صاحب نے ابتدائی تقریر میں بائبل سے صادق انبیاء علیہم السلام کے معیار بیان کئے۔ اور بائبل سے ثابت کیا۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی آمدِ ثانی ایلیاء کی آمد ثانی کی طرح مثالی رنگ میں ہونی تھی۔ اور مشرق میں اور ایسی گھڑی میں جبکہ عیسائیوں کو اس کا خیال نہ ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہؤا۔ عیسائی مناظر نے اپنی تقریر میں کہا۔ انجیل میں مسیحؑ کی اپنی آمد کا ذکر ہے۔ اور کسی کے آنے کا ذکر نہیں۔ پھر غیر احمدیوں کے اعتراضات محمدی بیگم وغیرہ کا ذکر کیا۔ اور کوشش کی۔ کہ غیر احمدیوں کو احمدیوں کے خلاف بھڑکائے احمدی مناظر نے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے علاوہ ایلیا کی مثال کو پیش کرنے کے مندرجہ ذیل حوالہ مدلل تشریح کے ساتھ پیش کیا۔ کہ مسیح نے فرمایا ہے۔

"میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ اب مجھے پھر ہرگز نہ دیکھو گے۔ جب تک نہ کہو گے۔ کہ مبارک ہے وُہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے۔" (متی ۲۳/۳۹)

اس حوالہ اور دیگر مطالبات اور معیاروں کا آخر وقت تک عیسائی مناظر کوئی جواب نہ دے سکا۔ ہاں سخت بد زبانی کرتا رہا۔ ہمارے پریذیڈنٹ نہاشہ محمد عمر صاحب نے عیسائی پریذیڈنٹ کو توجہ بھی دلائی۔ مگر وہ بے چارہ ماسٹر میلارام کی بد زبانی کے سامنے دبک کر بیٹھ رہا۔ احمدی مناظر نے بالمقابل عبرانی میں انجیل سے آیات پڑھنے کا مطالبہ کیا۔ مگر عیسائی مناظر عبرانی سے محض نابلد ہونے کے باعث عاجز رہا۔ آخری تقریر احمدی مناظر کی تھی۔ مگر عیسائی اپنی شکست کے پیشِ نظر شور مچانے پر آمادہ ہوگئے۔ اور درمیان میں تقریر روکنے کی کوشش کی۔ مگر جب ان کا مطلوبہ حوالہ مرقس ۵/۳۰ جس میں لکھا تھا کہ "یسوع نے فی الفور اپنے میں معلوم کر کے کہ مجھ میں سے قوت نکلی"۔ ان کو دکھلایا۔ شرمندہ ہو کر میدان سے چلتے بنے پبلک پر اس مناظرہ کا بہت اچھا اثر ہوا۔ اور عیسائی مناظر نے غیر احمدیوں کو جو مغالطہ دینے کی کوشش کی تھی احمدی ہیں وہ بالکل ناکام رہا۔ (نامہ نگار)

بمبئی میں تبلیغ احمدیت

بمبئی میں مسلمانوں کی حالت

خاکسار کو بمبئی آئے ہوئے تین ماہ کا عرصہ ہو گیا ہے۔ بمبئی وہ مقام ہے جسے باب الہند ہونے کی وجہ سے خاص اہمیت حاصل ہے۔ تجارتی لحاظ سے سارے ہندوستان سے یہ شہر اول نمبر پر خیال کیا جاتا ہے۔ شہر بمبئی کا تمدن بھی دوسرے عام ہندوستانی شہروں سے مختلف ہے۔ تعلیم یافتہ لوگ یورپین طرز رہائش کے دلدادہ معلوم ہوتے ہیں۔ ان کی دنیاوی ترقیاں اور مذہب سے بیگانگی دیکھنے سے یورپ کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے۔ یہاں بھی اعلیٰ اداروں کا سوال ہے۔ اور علمی زندگی میں بعض دفعہ اس کا نہایت تلخ تجربہ ہوتا ہے۔ لندن میں اگر ہندوستانی بدنام ہیں اور انہیں اچھے گھرانے میں رہائش کی جگہ حاصل کرنا مشکل ہے۔ تو یہاں مسلمان عام طور پر بدنام ہیں۔ اچھے محلے و مکانات پارسیوں ہندوؤں اور عیسائیوں وغیرہ کے لئے مخصوص ہیں۔ جہاں مسلمانوں کو مکان وغیرہ نہیں مل سکتے۔ یہ سچ ہے کہ اسلام وہ نہیں جو عام مسلمانوں کا ہے۔ بلکہ وہ ہے جو چودہ سو سال ہوئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں لائے لیکن جس طرح اہل یورپ حقیقت کا علم نہ ہونے کی وجہ سے اسلام کے نام سے متنفر ہیں۔ اسی طرح یہاں کے غیر مسلموں کی حالت ہے۔

اس کے علاوہ یہاں کے مسلمانوں کو احمدیت کے متعلق بہت ہی کم واقفیت ہے عام طور پر خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ کوئی نیا مذہب اسلام سے علیحدہ ہے جس کے پیرو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن شریف کی بجائے اپنے نبی کی کتاب اور شریعت کو مانتے ہیں۔ اس وجہ سے وہ اس کے لئے تیار ہی نہیں ہوتے۔ کہ وہ ہماری باتوں کو سنیں اور تحقیق کریں۔ پس ان حالات میں یہاں اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کرنا تو ایک طرف اس کے لئے مواقع پیدا کرنا بھی بہت بڑا کام ہے۔

بمبئی کی جماعت احمدیہ

یہاں کی احمدی جماعت تقریباً پچاس افراد پر مشتمل ہے۔ جن میں سے صرف ایک گھر بمبئی کا ہے۔ اور باقی احباب دوسرے علاقوں سے کاروبار یا ملازمت کے سلسلہ میں یہاں آئے ہوئے ہیں چونکہ شہر بہت بڑا ہے ایک دوسرے سے ملاقات کرنا آسان نہیں۔ نیز جماعت کی صحیح طور پر تعلیم و تربیت کے لئے عرصہ سے کوئی انتظام نہ تھا۔ اور قادیان سے دور ہونے کی وجہ سے احباب جلد جلد وہاں بھی نہیں جا سکتے۔ اس لئے یہاں کی جماعت باوجود اخلاص رکھنے کے کچھ کمزوری اور پراگندگی کی سی حالت میں تھی۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ اب کچھ تنظیم کی صورت پیدا ہوئی ہے۔ چندوں کی ادائیگی میں پہلے کی نسبت چستی ہے اور تمام افراد سے چندہ کی وصولی کے لئے احباب نے خاطر خواہ انتظام کیا ہے۔ احمدیت کی باقاعدہ اور منظم صورت میں تبلیغ کے لئے انجمن انصار اللہ قائم کی گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہم کمزوروں کو بمبئی کی اہمیت کے مطابق کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تبلیغی جدوجہد

اس عرصہ میں علاوہ ان پبلک لیکچروں کے جو پارلیمنٹ آف ریلیجنز اور انصاری ڈے کے موقعہ پر ہوئے اور جن کا ذکر انگریزی و گجراتی اخبارات میں آیا۔ خاکسار نے انجمن احمدیہ کے ہال میں دس لیکچر دیئے۔ جن میں علم طور پر احمدیت کی صداقت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ گاہے بگاہے غیر احمدی بھی شامل ہوتے رہے۔

میلاد النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے موقعہ پر ہم نے جو جلسہ کیا۔ اس کا ذکر بھی ٹائمز آف انڈیا اور بعض اردو اخبارات میں کیا گیا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں دو ٹریکٹ ایک اردو اور ایک گجراتی زبان میں شائع کئے۔ جن کو پڑھ کر بعض لوگ ملاقات کو آئے۔ اور بعض نے چٹھیاں لکھیں۔ اسکے علاوہ ساٹھ کے قریب تبلیغی چٹھیاں لکھیں۔ جن میں سے اکثر انگریزی زبان میں تھیں The message of peace. اور The message of Ahmadiyyat کی پچاس کے قریب کاپیاں مفت پڑھنے کے لئے دی گئیں۔ کچھ مرکز سے آمدہ ٹریکٹ وغیرہ بھی تقسیم کئے گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی بعض کتب بھی غیر مسلموں اور غیر احمدیوں نے مطالعہ کیں اور کر رہے ہیں۔ اردو اور گجراتی اخباروں میں ہمارے خلاف جو مضامین شائع ہوئے ان کا جواب لکھے جن میں سے ایک مضمون "الفضل" میں اور ایک۔ یہاں کے گجراتی اخبار میں شائع ہوا۔

اس وقت تک شہر کے کئی ایک مسلم و غیر مسلم معززین سے ملاقات کر چکا ہوں۔ جنہیں مناسب طور پر اسلام اور احمدیت کے متعلق واقفیت بہم پہنچائی جا رہی ہے۔ بعض ایسے لیڈروں سے بھی ملاقات ہوئی۔ جو اپنے اثر اور رسوخ کے باعث علاقہ بھر میں مشہور ہیں۔ خدا تعالیٰ کو منظور ہو تو وہ حقیقی اسلام کی اشاعت میں مددگار ہو سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں بہت سے مسلمانوں بعض عیسائیوں اور بعض ہندوؤں سے انجمن کے مکان پر ملاقات ہوئی۔ جن میں سے بعض اسلام اور احمدیت کا دلچسپی سے مطالعہ کر رہے ہیں۔

چونکہ بمبئی شہر کی لاکھوں کی آبادی ہے۔ اس لئے یہاں سے بہت سے اخبارات شائع ہوتے ہیں۔ اور بعض تو بڑے اعلیٰ پایہ کے ہیں۔ ان کے ایڈیٹروں میں سے چند ایک سے اب تک ملاقات کر چکا ہوں۔ اور بعض اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمدردی کا سلوک کرنے پر آمادہ ہو رہے ہیں ایک انگریزی اخبار میں میری ایک چٹھی بھی شائع ہوئی۔ ایک مشہور گجراتی اخبار نے جس کی اشاعت ہزاروں تک ہے۔ اور صوبہ بمبئی کے علاوہ گجرات کاٹھیاواڑ میں بھی بکثرت پڑھا جاتا ہے ہمارے مضامین احمدیت کے متعلق شائع کئے۔ اور اس طرح بہت وسیع علاقہ میں تبلیغ کا کام خدا تعالیٰ کے فضل سے شروع ہو رہا ہے۔

اس تین ماہ کے عرصہ میں خاکسار نے ایک سفر ناسک شہر تک کیا۔ جہاں ہمارے ایک ہی احمدی بھائی ہیں۔ وہ بہت مخلص ہیں اور جوشیلے مبلغ ہیں میرے جانے سے سخت مخالفت ہو گئی لیکن نتائج اچھے نکلنے کی توقع ہے

بالآخر تمام ان بھائیوں کی خدمت میں جو یہ سطور پڑھیں۔ یا سنیں درخواست ہے۔ کہ وہ اس علاقہ میں خصوصاً بمبئی ایسے اہم مقام میں احمدیت کی ترقی اور استحکام کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد یار عارف از بمبئی

چند وصایا کی منسوخی کا اعلان

مندرجہ ذیل وصایا مختلف وجوہات کی بناء پر منسوخ کی گئی ہیں۔ جو ان اصحاب کی اطلاع کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔

(۱) میاں فوجے خان صاحب عثمان پور ضلع جالندھر نمبر وصیت ۶۱۳

(۲) مسماۃ آمنہ بی بی زوجہ ڈاکٹر عبداللہ صاحب قادیان نمبر وصیت ۱۵۸۶

(۳) میاں فتح دین صاحب کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور نمبر وصیت ۶۰۴

(۴) مسماۃ کریمہ بنت مولا بخش صاحب مالیر کوٹلہ نمبر وصیت ۳۰۰

(۵) مسماۃ بھوی زوجہ جمال دین صاحب موچی سیکھواں نمبر وصیت ۱۶۰۳

(۶) میر علی احمد صاحب قادیان نمبر وصیت ۱۷۷۱

(۷) میاں حسن محمد صاحب ارائیں گوہد پور ضلع سیالکوٹ نمبر وصیت ۶۹۶

(۸) میاں ماہی صاحب کمہار قادیان ۱۶۳۷ - (۹) خواجہ محمد اکرم صاحب یاڑی پورہ کشمیر ۷۶۴ - (سکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی قادیان)

قبرستان کے مقدمہ میں گواہان استغاثہ کے بیانات

بٹالہ ۸ر اگست ۳۶ء - ۱۶ر جون ۳۶ء کو قبرستان میں احرار کی فتنہ انگیزی کے سلسلہ میں پولیس کی طرف سے ۱۹ احمدیوں پر دائر کردہ مقدمہ کی سماعت آج پھر ہوئی ملزمین کی طرف سے شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ جناب مرزا عبدالحق صاحب پلیڈر جناب شیخ ارشد علی صاحب پلیڈر اور جناب مولوی فضل دین صاحب پلیڈر موجود تھے - بعض دوست قادیان اور مضافات سے آئے ہوئے تھے - کارروائی مقدمہ ۱/۲ ۲ بجے کے قریب شروع ہو کر چار بجے ختم ہوگئی - صرف ایک گواہ استغاثہ محمد خورشید کنسٹیبل کی شہادت ہوئی - اور مزید سماعت کے لئے ۱۲ر اگست ۳۶ء تاریخ مقرر ہوئی - محمد خورشید نے حسب ذیل بیان دیا -

محمد خورشید کنسٹیبل کا بیان

۱۶ر جون کو صبح کے وقت میں قبرستان میں گیا تھا - جب عبدالحق محمد دین محمد اسحٰق کو مارا گیا تھا - مارنے والے انیس احمدی تھے - اس دن سے پہلے میں ولی محمد عبدالرحمٰن نمبردار اور محمد تقی کو جانتا تھا باقی ملزمین میں سے میں نے رحمت اللہ شاکر ابراہیم عبداللطیف اور عبدالرحمٰن جٹ کو شناخت کیا تھا - حملہ آوروں کے پاس لاٹھیاں تھیں - سوائے ولی محمد کے جس کے پاس کسی تھی - احمدی تین ہزار کے قریب تھے - جن میں تین صد کے قریب وردیوں والے تھے - مضروب چار تھے - ایک کو چوٹ نہیں آئی تھی مضروب ہاتھ جوڑ رہے تھے - اور کہتے تھے - کہ یہ جگہ ہمارے لئے رہنے دو -

بجواب جرح مرزا عبدالحق صاحب

میں ۱۵ر جون کو وہاں نہیں گیا تھا - ۱۷ر کو بھی نہیں گیا تھا - میرا بیان راجہ عمر دراز صاحب کے سامنے ہوا تھا - وردی والے دو صد نہیں تھے - (عدالت کے جواب میں کہا - کہ میں نے گنے نہیں تھے) میں نے پولیس میں یہ بیان نہیں دیا تھا کہ وردیوں والے قریباً دو صد تھے - جو کچھ میں نے اب کہا ہے - وہ صحیح ہے - جب ہم پہنچے ہیں - قبر کھودی نہیں جارہی تھی - ہم سے پہلے کچھ کھودی جا چکی تھی - میں نے پولیس کے سامنے یہ نہیں لکھوایا تھا - کہ جب ہم پہنچے ہیں قبر کھودی جارہی تھی - (جب پولیس کے سامنے گواہ کے بیان سے یہ فقرہ پڑھ کر سنایا گیا - تو اس نے کہا - میں نے یہ بیان نہیں دیا تھا -)

پولیس کے جانے کے ایک دو منٹ بعد احمدیوں نے قبر دوبارہ کھودنی شروع کر دی - عبدالحق وغیرہ نے پھر ہاتھ جوڑ کر درخواست کی - کہ یہ قبرستان ہمارے لئے رہنے دو - عبدالرحمٰن جٹ نے کہا کہ تم قبرستان کے "ماما" (ماموں) لگتے ہو - اس پر عبدالحق نے کہا کہ منہ سنبھال کر بولو - اور عبدالرحمٰن جٹ نے حکم دیا - کہ پکڑ لو - اور مارو - اور پھر حملہ شروع ہوگیا - اس کے سوا دونو پارٹیوں میں حملہ سے پہلے کوئی گفتگو نہیں ہوئی - گفتگو کے دوران میں قبر برابر کھودی جاتی رہی - پانچ آدمی قبر کھود رہے تھے مزید کہا صرف ایک کسی سے کھود رہا تھا - باقی کھڑے تھے حملہ سے پہلے میں نے وسل کی کوئی آواز نہیں سنی - حملہ سے قبل وردی والے والنٹیر دوسروں سے ملے جلے تھے - حملہ کے وقت بھی اسی طرح کھڑے تھے - تمام مجمع قبر سے دو تین قدم کے فاصلہ پر تھا - پولیس والے بھی قبر سے ایک قدم کے فاصلہ پر کھڑے تھے - یہ نہیں کہہ سکتا - کہ کس جانب تھے - حملہ کے بعد بھی میں نے کوئی وسل وغیرہ کی آواز نہیں سنی - پٹواری بھی وہیں قبر کے پاس ہی کھڑا تھا - پولیس والوں نے احراریوں کو بچانے اور چھڑانے کی کوشش کی - کسی پولیس مین نے کسی احمدی کو ہاتھ سے نہیں ہٹایا تھا - ہم نے مضروبین کو اس طرح بچایا - کہ حملہ آوروں سے زبانی کہا - کہ مت مارو - کوئی چیز پکڑی ہوئی نہ تھی جسے چھڑایا جاتا -

میرا گھر بازید چک ہے - اور میں ننگے زئی ہوں - فیض اللہ چک کے حافظ نور محمد کو جانتا ہوں - وہ احمدی ہیں میری ان سے کبھی بحث وغیرہ نہیں ہوئی - میں احمدی نہیں ہوں - عبدالعزیز پسر سلطان بخش کنسٹیبل منٹگمری کی شادی میرے ایک رشتہ دار کے ہاں ہوئی ہے - میں عبدالعزیز پسر چراغ علی ساکن تخنہ غلام نبی کو جانتا ہوں ان دونو عبدالعزیزوں کے درمیان مقدمہ بازی رہی ہے - وقوعہ کے بعد مجھے معلوم ہوگیا ہے - کہ رحمت اللہ شاکر عبدالعزیز پسر چراغ علی کا داماد ہے - یہ علم مجھے ۱۴ر جولائی کو ہوا تھا - یہ بھی علم ہو گیا ہے کہ یہ حافظ نور محمد کا لڑکا ہے - بازید چک اور فیض اللہ چک کے درمیان نصف میل کا فاصلہ ہے -

یہ بات غلط ہے - کہ مارنے والوں کی تعداد بیس پچیس تھی - میں نے پولیس میں بیان دیا تھا - کہ حملہ آور بیس پچیس تھے - اور اب کہتا ہوں - کہ انیس تھے - یہ دونو بیان صحیح ہیں - میں نے لاش کہیں نہیں دیکھی - تدفین کے وقت دیکھی تھی - جب قبر کے پاس رکھی گئی - تو لاش چارپائی پر تھی - میں نہیں کہہ سکتا - کہ چارپائی تدفین سے پہلے قبرستان سے لے جائی گئی - یا احمدی ساتھ جاتے ہوئے لے گئے - محمد دین - محمد اسحٰق اور عبداللہ نے ہمارے پاس آکر پناہ لی - اور عبدالحق گر پڑا - یہ صحیح نہیں - کہ ہم ان کو بچانے کے لئے ان کی طرف دوڑے - مجھے علم نہیں - کہ وہاں کسی کے پاس کیمرا ہو -

بجواب جرح شیخ بشیر احمد صاحب

ہم لوگ ۱/۲ ۶ بجے تھانہ سے چلے تھے مجھے یہ معلوم نہیں - کہ کون بلانے آیا تھا - حسن محمد سپاہی چوکی سے قبرستان کو ہمارے ساتھ گیا تھا - ہیڈ کنسٹیبل محمد خان ہم کو کیمپ سے چوکی لے گیا - جہاں سے ہم قبرستان کو چلے گئے - پانچ سپاہی کیمپ سے چوکی گئے تھے - میرے سامنے حوالدار کو تھانیدار نے کوئی ہدایات نہیں دیں - اس وقت میں نے پٹواری مبارک علی کو وہاں نہیں دیکھا - میں نے اسے سب سے پہلے قبرستان میں دیکھا - وہ ہمارے ساتھ نہیں گیا - جب میں چوکی میں تھا - میں نے کسی بگل کی کوئی آواز نہیں سنی - تمام دن میں نے بگل کی کوئی آواز نہیں سنی میں نے کوئی نعرے وغیرہ بھی نہیں سنے - جب ہم چوکی سے نکلے تو دیانتشہر

اور محلہ دارالرحمت سے بھی احمدی قبرستان کی طرف آرہے تھے - محلہ کی طرف سے آنے والوں کی تعداد چار پانسو تھی - شہر کی طرف سے آنے والے اڑھائی ہزار کے قریب تھے - محلہ کی طرف سے آنے والے دوسروں سے سڑک پر جس جگہ مل گئے تھے وہاں سے قبرستان نصف فاصلہ سے زیادہ دور تھا - ہم بھی اس وقت ایک دو کرم کے فاصلہ پر تھے - تمام رستہ میں میں نے کوئی احراری نہیں دیکھا - چوکی سے جاتے وقت وہاں بھی کوئی احراری نہیں دیکھا تھا میں ریز روگارد میں تھا - جب احراری منتیں کر رہے تھے - میں نے نہیں سنا کہ احمدی ان کو گالیاں دیتے ہوں - ممکن ہے - منتیں کرتے ہوئے عبدالحق کوئی قدم آگے بھی بڑھا ہو - مزید کہا - وہ آگے بڑھا تھا پہلے وہ تین قدم کے فاصلہ پر تھا - پھر ایک قدم کے فاصلہ پر آگیا - قبر کھودنے والے نے عبدالحق سے یہ نہیں کہا - کہ پرے ہٹ جاؤ - ولی محمد عبدالحق کے پاس نہیں آیا - بلکہ قبر والی جگہ پر ہی کھڑا رہا - عبدالرحمٰن جٹ اس وقت قبر کی دوسری جانب کھڑا تھا - عبدالرحمٰن جٹ ولی محمد سے قریباً ایک قدم کے فاصلہ پر تھا - قبر کھودنے والے کے ساتھ جو تین چار آدمی تھے - ان میں وردی والا کوئی نہیں تھا - چوکی سے چلنے کے وقت سے لیکر آخر تک میں نے باوردی احمدیوں کو کوئی علیحدہ فارمیشن - یا حلقہ یا قطار بناتے نہیں دیکھا - میں نہیں کہہ سکتا - کہ کوئی احمدی پولیس اور قبر کے مابین کھڑا ہو - حوالدار نے جب دیکھا کہ احمدی گرم ہو رہے ہیں - تو کہا - کہ فساد مت کرو - میں نے نہیں دیکھا - کہ عبدالحق نے ولی محمد کی داڑھی یا گھٹنے کو ہاتھ لگا کر کہا ہو - کہ قبر مت کھودو - جب ولی محمد نے کسی ہی تو سے اوپر اٹھا کر ماری تھی - عبدالحق قدم یا ۱/۲ ۱ قدم کے فاصلہ پر تھا - ولی محمد اپنی جگہ سے اس پر حملہ کر سکتا تھا - میں نہیں کہہ سکتا کہ ولی محمد نے کوئی قدم آگے بڑھ کر وار کیا یا دو میں پیچھے ہو کر میں نے اسے ہٹتے ہوئے نہیں دیکھا - عبدالحق ایک قدم پیچھے ہٹ گیا - جب حملہ ہوا - حملہ آور قبر کے مشرق کی طرف تھے اور وہیں سے حملہ کیلئے آگے بڑھے - جب حملہ ہوا - سب احمدی آگے بڑھے تھے مگر مارنیوالے صرف یہی تھے - محمد خان نے کسی کو گالی نہیں دی - نہ ہی قبر میں اپنا پاؤں رکھا - جب لالہ وزیر چند صاحب آئے - تو انہوں نے احمدیوں سے کوئی بات نہیں کی - نہ ہی محمد خان سے پوچھا

آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کا سکندر آباد سٹیشن پر شاندار استقبال

صدر انجمن تحفظ الحقوق العرب اور افغان باشندوں کی طرف سے ایڈریس

آنریبل سر موصوف کے اعزاز میں شاندار ایٹ ہوم

عمائدین مملکت آصفیہ کا اجتماع

سکندر آباد کے مؤقر روزنامہ "حیدر آباد بلیٹن" نے ۲۱ جولائی ۱۹۳۶ء کی اشاعت میں آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب ریلویز اینڈ کامرس ممبر گورنمنٹ آف انڈیا کی سکندر آباد میں تشریف آوری سٹیشن پر آپ کے شاندار استقبال۔ مختلف اداروں اور انجمنوں کی طرف سے آپکو ایڈریس آپ کے اعزاز میں ایٹ ہوم۔ آپ کی تقاریر اور دیگر مصروفیتوں کا جو ذکر کیا ہے۔ اس کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔

کل ۲۰ جولائی سہ پہر کو آنریبل سر ظفر اللہ خان صاحب سکندر آباد تشریف لائے۔ احمدیہ جماعت کے افراد اور دیگر معززین و اکابر کا ایک مجمع کثیر جن میں رائٹ آنریبل سر اکبر حیدری۔ جناب نواب اکبر یار جنگ بہادر احمدی خان بہادر احمد اللہ دین صاحب۔ او۔ بی۔ ای خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ آپ کے استقبال کے لئے پلیٹ فارم پر موجود تھا۔ ٹرین کے سٹیشن پر پہونچنے پر دی آنریبل کامرس اینڈ ریلوے ممبر کا نعروں سے پرتپاک استقبال کیا گیا اور آپ کو پھولوں کے ہار پہنائے گئے۔

حیدر آباد کے عرب باشندوں کا ایڈریس

ٹرین سے اترنے پر صدر انجمن تحفظ الحقوق العرب حیدر آباد کی طرف سے آپ کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا۔ جس میں حیدر آباد میں مقیم پچیس ہزار عربوں کی طرف سے اس امر پر خوشی کا اظہار کیا گیا تھا کہ آپ کو وائسرائے کی کونسل کی رکنیت پر فائز کر کے ہندوستان کے مسلمانوں کی بے حد عزت افزائی کی گئی ہے۔ نیز ایڈریس میں اس امر پر اظہار تشکر و امتنان کیا گیا۔ کہ ہز اگزالٹڈ ہائی نس حضور نظام کی گورنمنٹ نے عربوں کو پر امن طریق پر تجارت و حرفت کے کاروبار چلانے کے لئے تمام سہولتیں بہم پہونچا کر ان سے نہایت مہربانی اور شفقت کا سلوک کیا ہے۔ اس میں آنریبل ریلوے ممبر سے استدعا کی گئی۔ کہ عرب کے تجارتی مرکز ریاست مکلا جس کے سلطان ہز ہائی نس نواب سیف نواز جنگ بہادر حال ہی میں مقرر ہوئے ہیں کی تجارتی حیثیت کو ترقی دینے کی طرف توجہ فرمائی جائے۔

جواب

ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے آنریبل سر ظفر اللہ خان صاحب نے کہا حیدر آباد کے عرب باشندوں کی طرف سے ایڈریس قبول کرنے میں مجھے نہایت خوشی ہوئی ہے۔ اور میں آپ کو اس بات پر مبارکباد دیتا ہوں۔ کہ آپ ایک ایسے مہربان حکمران کی رعایا ہیں۔ جس کے سایہ ہمایونی کے نیچے حیدر آباد میں آپ کے حقوق محفوظ ہیں۔ آپ نے انہیں یقین دلایا کہ مکلا کی بندرگاہ کو بہتر بنانے کے لئے وہ ہر ممکن کوشش کریں گے۔

افغان باشندوں کا ایڈریس

اس کے بعد حیدر آباد کے افغان باشندوں نے آپ کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ جس میں اس بات پر شکریہ کا اظہار کیا گیا۔ کہ وہ مشقت پابندیاں جو پچاس سال سے ان پر عائد تھیں اب دور کر دی گئی ہیں۔

سر ظفر اللہ خان صاحب نے ایڈریس کا مختصراً جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی ہے کہ حیدر آباد میں آپ کی حالت بہتر ہو رہی ہے۔ آپ نے افغانوں کی حریت پسند طبائع کا ذکر کرتے ہوئے ان کے جذبۂ دلیری کی تعریف کی۔ آپ نے انہیں یقین دلایا کہ ان کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے وہ ہر ممکن کوشش کریں گے۔

گروپوں کے فوٹو لئے جانے کے بعد آنریبل سر ظفر اللہ خان صاحب نواب اکبر یار جنگ بہادر جج ہائی کورٹ کے دولتکدہ کو موٹر پر تشریف لے گئے۔

شاندار ایٹ ہوم

شام کو آپ کے اعزاز میں خان بہادر احمد اللہ دین صاحب او۔ بی۔ ای نے اللہ دین بلڈنگ آکسفورڈ سٹریٹ۔ سکندر آباد میں ایٹ ہوم دیا۔ حدود عمارت کو نہایت خوبصورت طریق پر سجایا گیا تھا اور مختلف رنگوں کے بجلی کے قمقمے مہیا کئے گئے تھے۔

عمائدین حکومت نظام کا اجتماع

حیدر آباد اور سکندر آباد کے اکابر معززین اور افسران کا ایک کثیر مجمع اس تقریب میں شامل ہوا۔ حاضرین میں آنریبل مسٹر ڈی جی میکنزی۔ رائٹ آنریبل سر اکبر حیدری۔ سر امین جنگ بہادر۔ نواب مہدی یار جنگ بہادر۔ راجہ شام راج بہادر۔ نواب مرزا یار جنگ بہادر۔ نواب اکبر یار جنگ بہادر۔ نواب ذوالقدر یار جنگ بہادر۔ نواب [illegible]دین یار جنگ بہادر۔ نواب کاظم یار جنگ بہادر۔ نواب غازی یار جنگ بہادر۔ نواب ظہیر جنگ بہادر۔ نواب احسان یار جنگ بہادر۔ نواب سعادت جنگ بہادر۔ نواب یسین جنگ بہادر۔ نواب داراب جنگ بہادر۔ نواب ہاشم یار جنگ بہادر۔ نواب نذیر یار جنگ بہادر۔ نواب زین یار جنگ بہادر۔ نواب شوکت جنگ بہادر۔ نواب صمد یار جنگ بہادر۔ نواب سردار نواز جنگ بہادر۔ نواب رحمت یار جنگ بہادر۔ نواب سلطان یار جنگ بہادر۔ راجہ بہادر وینکٹ راما ریڈی۔ او۔ بی۔ ای۔ راجہ بہادر رائے بشیشور ناتھ صاحب۔ راجہ پنالال پتی صاحب۔ بریگیڈیئر ایچ جی ایس اسکاٹ۔ کرنل آر ایف ڈی میکگریگر۔ میجر ٹی۔ ایم۔ مینز میجر آئی۔ ڈبلیو سلاٹر۔ کیپٹن مارکون۔ لفٹیننٹ آر اے سی فرائی۔ ڈاکٹر ایچ پی ٹیلر۔ مسٹر آر۔ ایم کرافٹن۔ مسٹر آر۔ ڈی لا۔ اوزوان۔ مسٹر اور مسز ڈاش۔ مسٹر اور مسز میکارتی۔ دیوان بہادر ایس ارا وامدو آئینگر۔ دیوان بہادر پی۔ سی نوبو۔ رائے بہادر سری کشن سکھدیو۔ موہن لال گنگا بشن صاحب۔ پنالال صاحب۔ [illegible] صاحب۔ مسٹر مہر علی فضل صاحب۔ [illegible] خان صاحب۔ جی رگھوناتھ مل صاحب۔ غلام یزدانی صاحب۔ رحمت اللہ صاحب۔ اظہر حسین صاحب۔ غلام محمد صاحب قریشی۔ یوسف علی صاحب۔ عبد الحمید خان صاحب۔ سید احمد محی الدین صاحب۔ عارف الدین صاحب۔ علی الدین احمد صاحب۔ واسدیو راؤ صاحب۔ عبد الرحمن خان صاحب قادر۔ محمد تقی صاحب۔ مقصود علی صاحب۔ قاضی محمد حسن صاحب۔ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی۔ عطاء الرحمن صاحب۔ محمود علی صاحب۔ وامن نیک صاحب۔ سید محبوب علی صاحب اور ڈیشل چیلا یاہ صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

معزز مہمانوں کے پہونچنے پر خان بہادر احمد اللہ دین صاحب اور مسٹر دوست محمد اللہ دین صاحب نے ان کا استقبال کیا۔ اور بعد خوش آمدید شامیانوں میں جو خاص طور پر تیار کئے گئے تھے بٹھایا اس کے بعد وسیع پیمانہ

پنجاب میں مویشیوں کیلئے چارہ کی بہم رسانی

ہزاکسی لینسی حضور وائسرائے نے مویشیوں کی افزائش نسل کے متعلق عملی تجویز پیش کرتے ہوئے بجا طور پر اس امر پر زور دیا ہے۔ کہ مویشیوں کی نسل کو بہتر بنانے کی کوشش بے سود ثابت ہوگی تاوقتیکہ ان کی پرورش کے لئے کافی چارہ کا بندوبست نہ کیا جائے۔ کوئی شخص اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کر سکتا ہم میں سے جو زمیندار نہیں ہیں وہ بھی اپنی پرورش کا سامان کسی نہ کسی صورت میں حاصل کرتے ہیں۔ خواہ وہ دودھ ہو۔ یا مکھن یا پورینیوں کی خوراک کا جزو ہے یا گھی اور لسی جو ہندوستانی گھروں میں استعمال ہوتے ہیں یہ تو ظاہر ہے کہ حیوان کو جتنی کم خوراک ملے گی۔ اس کی پیداوار کی غذائیت اسی پیمانہ سے کم ہوگی اور پنجاب کے اکثر اضلاع میں ڈاکٹروں کی عام طور پر یہ متفقہ رائے ہے۔ کہ بیماریوں کی کثرت کم غذا ملنے کی وجہ سے ہے۔ ان کا حقیقی باعث یہ ہے۔ کہ مویشیوں کے دودھ میں جسم کو مضبوط بنانے والے کیمیاوی اجزا پوری مقدار میں موجود نہیں ہوتے۔

چارہ کی کمی کے اثرات

چارہ کی کمی براہ راست حیوان پر اثر انداز ہوتی ہے۔ ایسے حیوانوں کی اولاد جن کو پوری خوراک میسر نہ آئے۔ اور جن کی تربیت بخوبی نہ کی جائے نسل بعد نسل کمزور ہوتی چلی جائے گی۔ ان کمزور اور پست قد مویشیوں کی ایک خوبی یہ ہے (بشرطیکہ اسے خوبی قرار دیا جائے) کہ وہ مویشیوں کے عام امراض سے نسبتاً محفوظ رہتے ہیں۔ اور خشک سالی میں گھاس کے کم ہو جانے سے بھی ان کا کچھ نہیں بگڑتا۔ عجیب کہ اس قسم کی آزمائش بہتر قسم کے مواشی کے لئے ہلاکت انگیز ثابت ہو سکتی ہے۔ اور یہی وہ خطرہ ہے جس سے ہمیں خوف مضمر ہے۔ اور یہ خطرہ زمیندار کو لاحق رہے گا۔ اگر دس سال بعد تک ہم چارہ کے لئے چارہ کا کافی انتظام کرنے سے پیشتر حیوانی نسل کو بہتر بنانے کی کوشش کی۔ اگر اجنبی نسل کے بہتر سانڈ بیلوں کے ذریعہ ادنیٰ اقسام کے مواشی کو بہتر بنایا گیا تو ان کی مخلوط النسل اولاد کو چارہ کی ناکافی مقدار کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ اور یقیناً وہ چارہ کی کمی کی تاب نہ لا سکیں گے۔ کیونکہ ان میں اپنی ماؤں کی سی جفاکشی اور امراض سے محفوظ رہنے کی طاقت قدرتاً کم ہوتی جائے گی۔ یہ محض ایک نظریہ نہیں۔ بلکہ اس کی تائید مشرقی، مغربی اور جنوبی افریقہ کے متعدد اضلاع میں ہو چکی ہے۔ یہاں چارہ کا کافی انتظام کرنے سے پیشتر مویشیوں کی مقامی نسل کو بہتر بنانے کی کوشش کے نہایت تباہ کن نتائج مرتب ہوئے ہیں کیونکہ جب کبھی وبائی امراض پھیلتی یا چارہ کم ہو جاتا۔ تو یہ دوغلی قسم کسی قدر بہتر نسل کے حیوان ادنیٰ قسم کے حیوانوں کا مقابلہ نہ کر سکتے۔

پنجاب میں چارہ کے قدرتی ذرائع

ان حالات میں پنجابی زمیندار کے لئے یہ امر قرین مصلحت ہوگا۔ کہ وہ سب سے پہلے چارہ کے ذرائع کی دیکھ بھال کرے یہ بہتر ہوگا اگر حکومت کی طرح زمیندار کو بھی اس حقیقت کا احساس ہو جائے کہ ہر قسم کا چارہ خواہ وہ چراگاہوں کی گھاس ہو یا کاٹی ہوئی گھاس۔ جنگلی اور بنجر زمین کی جھاڑیاں ہوں یا درختوں کی تراشیدہ شاخیں سب "قدرتی ذرائع" ہیں۔ پنجاب میں عظیم پیمانہ پر قدرتی ذرائع موجود ہیں۔ وہ ہیں۔ تیل جنگل کے درخت گھاس اور قابل کاشت زمین۔ یہ جملہ ذرائع خاص محدود مقدار کے اندر قابل استفادہ ہیں۔ لیکن ان میں سے صرف لکڑی پیدا کرنے والے جنگل ایسے ہیں جن کو ایسے التزام سے رکھا گیا ہے کہ ان کی پیداوار کا سلسلہ جاری رہتا ہے باقی ہر قسم کے ذرائع اور خاص کر چراگاہیں اور چارہ پیدا کرنے کے جنگل ضرورت سے زیادہ استعمال کے باعث ختم اور تباہ ہو رہے ہیں۔ کسی کوہستانی گاؤں کے نواح کی ناہموار چراگاہوں پر نظر ڈالو اور خیال کرو کہ ان کا کیا بن رہا ہے۔

کوہستانی چراگاہوں کی تباہی

قدرتی گھاس کے تنکے بھوکے مویشیوں کے پاؤں تلے روندے جا رہے ہیں ان کی گھاس بیخ و بن سے اکھڑ رہی ہے۔ تنکے میں برسات شروع ہو جاتی ہے اور ندی نالے زور شور سے آتے ہیں اور زمین کی قیمتی مٹی ندی نالوں کے بہاؤ کے ساتھ صاف ہو جاتی ہے۔ اور پھر اس کا کوئی بدل بھی نہیں۔ کیونکہ اس کی جگہ ریتلی یا سنگریزہ والی زمین کی تہ رہ جاتی ہے۔ جو زرخیزی میں کم ہوتی ہے۔ اگر مٹی کو چرنے والے گھاس کو قدرتی حالت میں رہنے دیا جائے اور اسے زمین کی حفاظت کے لئے چھوڑ دیا جائے۔ تو یہ صورت حال نہ ہو۔ اور اگر گھاس کا استعمال معقول پیمانہ پر ہو۔ یعنی چارہ کی فصل کاٹی جائے۔ یا صرف اتنے جانوروں کو وہاں چرنے دیا جائے۔ جن کا قدرتی طور پر انتظام ہو سکتا ہے تو پھر خوراک کی بہم رسانی کا یہ عظیم ذریعہ انسان اور حیوان کے لئے یکساں مفید ثابت ہو سکتا ہے اور اسے بہتر بنایا جا سکتا ہے۔

اسی طرح ہمالہ کے نشیبی حصوں یعنی شوالک سالٹ رینج گڑگاؤں کی پہاڑیوں اور راولپنڈی کے قریب دیوار میں جھاڑیوں کے جنگل حد سے زیادہ استعمال کے باعث تباہ ہو رہے ہیں۔ ہر موسم برسات میں گوجروں کی بھینسیں بیش از بیش تعداد میں چرتی ہیں اور ببول اور دوسرے درختوں کو چارہ کی غرض سے تراشا جاتا ہے چھوٹے چھوٹے درخت جن کو بھینسوں نے کھایا نہ ہو یا پامال نہ کیا ہو۔ وہ ان بے شمار بکریوں اور بھیڑوں کی نذر ہو جاتے ہیں جن کے ریوڑ کے ریوڑ خانہ بدوش لوگ موسم سرما میں نشیبی علاقوں میں اپنے ساتھ لاتے ہیں۔ جہاں استعمال کرنے والوں کی یہ کثرت ہو۔ وہاں یہ امر چنداں تعجب خیز نہیں ہو سکتا۔ کہ مقامی باشندوں کے مواشی کے لئے وہ جو اکثر اوقات قابل استفادہ چارہ کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہوتے ہیں کافی چارہ نہیں ملتا۔ وہ نیم فاقہ کشی کی حالت میں رہتے ہیں ان میں نسل پیدا کرنے کی طاقت نہیں رہتی ہے۔ نہ عمدہ دودھ دے سکتے۔

چرائی کی کثرت کے باعث جنگل کی چراگاہوں کو نقصان

قابل استفادہ چارہ کا کثیر حصہ شاملات دہ میں ہوتا ہے۔ جہاں ہر ایک کے مواشی چر سکتے ہیں۔ اور جن کے مواشی پہلے آئیں اپنا پیٹ بھر لیں۔ باقی مویشیوں کو مریں والی بات ہوتی ہے۔ باقی چارہ کی بہم رسانی کا ذریعہ جنگل میں ہے۔ جو برائے نام محکمہ جنگلات کی تحویل میں ہوتا ہے۔ لیکن کوہستانی علاقوں کے جنگلات کے متعلق چرائی اور شاخ تراشی کے متعلق غیر واضح حقوق اتنی کثرت سے ہیں۔ کہ ان میں چارہ کی بہم رسانی کے سلسلہ کو غیر منقطع رکھنے کا کوئی انتظام نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ سطح زمین پر پانی کی مار کے باعث ان کی حالت چارہ کی بہم رسانی کے اعتبار سے بگڑ رہی ہے۔

چراگاہوں کی اصلاح

غرضیکہ پنجاب کا محکمہ جنگلات جو چارہ کے مسئلہ کی طرف اپنی توجہ سنجیدگی سے مبذول کر رہا ہے۔ اس صورت حال سے دوچار ہے دیہاتی ہر قسم کی اصلاح کا یہ مطلب سمجھتا ہے کہ اسے دھوکہ سے چراگاہوں سے محروم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اس کی قدرتی بدگمانی کے پیش نظر محکمہ اب چند مختلف اضلاع میں تجرباتی رقبے قائم کرانے کی کوشش کر رہا ہے ان رقبوں میں دیہاتی اقوام کو اپنی چراگاہوں کو بہتر بنانے کی ترغیب سرگرمی سے دی جاتی ہے اور اس کا یہ طریقہ ہے کہ یا تو چراگاہوں کے خاص حصے باری باری سے بند کر دیئے جاتے ہیں تاکہ ان میں چارہ کافی مقدار میں پیدا ہو جائے یا چراگاہوں کے خاص حصوں کو چرائی کے بجائے صرف گھاس کی کٹائی کے لئے مخصوص کر دیا جاتا ہے تاکہ جب ہر شخص کو معلوم ہوگا کہ یہ حصہ اس کا ہے وہ اپنے مختصر سی املاک کو بہتر بنانے کی کوشش کرے گا۔

بیکار اور ادنیٰ قسم کے مویشیوں کی کمی

مذکورہ بالا انتظام کے پہلو بہ پہلو زمینداروں کو اس امر کی تعلیم و ترغیب دی جائے۔ کہ بیکار

مویشیوں کو کم کر دینا چاہیئے۔ مثلاً ادنےٰ قسم کے بیلوں کو جو ہل نہیں چلا سکتے۔ اور بکریوں کو جو چارہ کی عظیم مقدار تباہ کرتی ہیں جیسا کہ اکثر یورپین ملکوں میں دستور ہے۔ اگر بکریوں کو تھان پر باندھ کر چارہ کھلایا جائے تو اور بات ہے۔ ہندوؤں میں اور حقیقتاً صوبہ بھر میں یہ ایک روشی خیال چلا آتا ہے۔ کہ مال مویشی زمینداروں کی دولت ہیں۔ اس لئے وہ اپنے گلہ کو کم کرنا نہیں چاہتا۔ لیکن جب تک وہ ایسا نہیں کریگا۔ نہ تو چارہ کی موجودہ بہم رسانی بہتر ہو سکتی ہے۔ نہ بہتر قسم کی نسل پیدا کی جا سکتی ہے۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

بعدالت جناب شیخ عبدالغنی صاحب نائب تحصیلدار خانیوال

اللہ دتہ ولد محمد قوم جٹ ساکن چک $\frac{158}{10R}$ تحصیل خانیوال فریق اول

بنام

محمد ولیہ اللہ دتہ قوم راجپوت ساکن چک $\frac{158}{10R}$ تحصیل خانیوال فریق ثانی

تقسیم اراضی واقع چک $\frac{158}{10R}$ تحصیل خانیوال

مندرجہ کھیوٹ مربع ۱۳۱۰ رقبہ ۳۹۹ کنال ۱۰ مرلہ

اشتہار

بمقدمہ صدر محمد فریق ثانی مذکور کے نام کئی بار پیشی اوپر نوٹس برائے حاضری عدالت بغرض پیروی جاری کئے گئے ہیں۔ مگر حاضر نہیں آیا۔ اور نہ ہی تعمیل اصالتاً ہوئی ہے جس سے پایا جاتا ہے کہ فریق ثانی مذکور عمداً تعمیل سے گریز کر رہا ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا اس کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ بتاریخ ۱۵ $\frac{8}{36}$ بوقت دس بجے حاضر عدالت ہوئے بصورت دیگر حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ تحریر $\frac{7}{36}$

دستخط حاکم (مہر عدالت)

از عدالت خانبہادر چوہدری نعمت اللہ خان صاحب آنریری مجسٹریٹ و ثالث تحصیل و ضلع جالندھر

انجمن امداد باہمی کفایت شعاری دفر منہ علاولپور تحصیل جالندھر بذریعہ کندن لعل پیروکار مدعی

بنام:۔ دیوا سنگھ ولد نرائن سنگھ ذات رام گڑھیہ ساکن علاولپور تحصیل جالندھر اصل مقروض۔ خوشی رام ولد سیتا رام اگروال ساکن علاولپور۔ پریم سنگھ ولد نرائن سنگھ ذات رام گڑھیہ ساکن علاولپور ضامنان مدعا علیہم۔

دعویٰ دلا پانے مبلغ ۱۵۹/۴/۹ اصل معہ سود تا $\frac{1}{36}$ ۳۱

جناب رجسٹرار صاحب بہادر کوآپریٹو سوسائٹیز پنجاب لاہور نے مقدمہ مندرجہ بالا کے فیصلہ کے لئے مجھے حسب ضابطہ ثالث مقرر کیا ہے۔ ضامنان کو نوٹس دیئے گئے ہیں۔ مدعی کے بیان حلفی سے ثابت ہوا ہے۔ کہ وہ عمداً اور دیدہ دانستہ روپوش ہو گیا ہے۔ اس لئے دیوا سنگھ اصل مقروض کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ $\frac{9}{36}$ ۱۵ کو موضع مدار میرے روبرو آکر پیروی مقدمہ کرے۔ ورنہ اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ کی جاویگی۔ علاوہ ازیں دیوا سنگھ مقروض پریم سنگھ ولد نرائن سنگھ ذات رام گڑھیہ ساکن علاولپور کے قرضہ مبلغ ۶/۱/۱۳۱ میں ضامن ہے۔ آج بتاریخ $\frac{8}{36}$ ۷ کو میرے دستخط سے یہ اشتہار جاری کیا گیا۔ دستخط

(خانبہادر چوہدری نعمت اللہ خان آنریری مجسٹریٹ مدار و ثالث تحصیل و ضلع جالندھر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

برلن ۸ اگست - بغاوت ہسپانیہ کے سلسلہ میں بعض ایسے واقعات رونما ہوئے ہیں جن کی طرف یورپ کے سیاسی حلقوں کی توجہ مبذول رہتی ہے۔ پہلا واقعہ بارسیلونا میں چار جرمنی تاجروں کو گولی کا نشانہ بنانے کا ہے دوسرا واقعہ یہ ہے کہ جرمنی کے تجارتی جہاز پر حکومت ہسپانیہ کے بحری جہازوں نے گولہ باری کی۔

لنڈن ۸ اگست ہسپانوی مراکش میں باغیوں کے پاس پچاس جنگی طیارے ہیں۔ باغیوں کا فضائی بیڑہ ملاگا کے قریب حکومت کے بحری بیڑہ سے فیصلہ کن جنگ کرنا چاہتا ہے اس حملہ کا مقصد یہ ہے کہ سرکاری بحری بیڑہ کا قلع قمع کیا جائے اور فضائی بیڑہ اس جنگ کے بعد جرنیل فرینکو کی فوج کو مدد دینے کے لئے کورڈوبا کی طرف روانہ ہو جائے گا۔

قاہرہ ۸ اگست - ہوانڈیا میں کارخانہ کھانڈ کے چھ ہزار مزدوروں نے کئی دنوں سے کام چھوڑ رکھا ہے۔ اس سے قبل مزدوروں اور فوجوں میں زبردست جنگ ہوئی۔ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ آج پھر مزدوروں اور فوج میں تصادم ہوا۔ فوج نے مزدوروں پر گولی چلا دی جس کے جواب میں مزدوروں نے لوہے کے ٹکڑے فوجیوں پر برسائے متعدد آدمی زخمی ہوئے۔ مزدوروں کے مطالبات منظور کرنے سے انکار کر دیا گیا مزدوروں نے کارخانہ پر قبضہ کر لیا ہے۔

پیرس ۸ اگست - ہسپانیہ کی بغاوت نے الجیریا۔ ٹیونس۔ مراکش اور شمالی افریقہ کے تمام عربوں کو بیدار کر دیا ہے۔ ساڑھے لاکھ عربوں نے فرانس کے پنجہ غلامی سے نکلنے کے لئے کوشش شروع کر دی ہے۔ بغاوت کے شعلے الجیریا سے مراکش تک پھیل گئے ہیں فرانس میں سخت ہیجان پھیلا ہوا ہے۔

لنڈن ۸ اگست - برطانیہ میں آٹے کی قیمت گذشتہ کئی سال کی نسبت زیادہ ہو گئی ہے۔ اور گذشتہ دو ماہ کی قیمت سے قریباً دس گنا زیادہ ہے۔

لکھنؤ ۸ اگست - دریائے گومتی میں سیلاب پھر شدت اختیار کر گیا ہے۔ پانی لکھنؤ شہر میں گھس آیا ہے۔ چھتر منزل اور موتی محل خطرے میں ہیں۔ کیونکہ سیلاب کا پانی ان کی دیواروں کے نیچے بہ رہا ہے۔ شہر میں متعدد مکانات گر گئے ہیں علاوہ ازیں مسلسل بارش ہونے کی وجہ سے فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔

جبل الطارق ۸ اگست - باغیوں نے برطانوی سفارت خانہ اور ارجن ٹائن کے سفارت خانہ پر شدید گولہ باری کی ارجن ٹائن کا سفارت خانہ منہدم ہو گیا۔ برطانوی سفارت خانہ کی دیواروں میں بڑے بڑے شگاف پڑ گئے۔ برطانوی سفیر بال بال بچا

لنڈن ۸ اگست - کان کے حادثہ میں جو لاشیں ملبہ کے نیچے دب گئی تھیں ان میں ۷ لاشیں نکالی نہیں جا سکیں۔ ۴۸ نکالی جا چکی ہیں۔ ان لاشوں کو جب شناخت کے لئے عدالت کے سامنے لایا گیا۔ تو نہایت رقت آمیز منظر دیکھنے میں آیا بعض مائیں جن کے اکلوتے لڑکے اس حادثہ کا شکار ہوئے زار زار رو رہی تھیں۔

تانجیر ۸ اگست - فرانس کے ایک بحری جہاز پر جو الجیریس سے آ رہا تھا۔ جبل الطارق سے ۵ میل کے فاصلہ پر ایک طیارہ نے بم برسائے۔ تین بم جہاز سے ۲۲۰ گز کے فاصلہ پر گرے۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ طیارہ کس سلطنت کا تھا۔

حیفا ۸ اگست - تل ابیب کے قریب عربوں کے لشکر نے برطانی فوج کی لاریوں پر جو حملہ کیا تھا۔ اس سلسلہ میں اطلاع موصول ہوئی ہے کہ برطانی فوج نے عربوں کو پسپا کر دیا ہے۔ برطانی طیاروں اور پیدل فوجوں نے ان کا تعاقب کیا۔ اور پہاڑیوں میں خونریز لڑائی ہوئی۔ جس میں ۲۳ عرب جاں بحق ہو گئے اور ایک برطانی افسر مجروح ہوا۔

رانچی ۸ اگست - ضلع مونگھیر میں ایک کشتی جو دریائے گنگا کو عبور کر رہی تھی بھنور میں آ گئی۔ جس کے الٹ جانے سے ۶ اشخاص لقمہ اجل ہو گئے۔

پیرس ۸ اگست - پیرس کا ایک اخبار رقمطراز ہے کہ ہر ہٹلر نے ٹیلیفون کے ذریعہ ذاتی طور پر برطانیہ کو مطلع کیا ہے کہ آج جرمنی بارسیلونا میں بحری جہازوں کے ایک بیڑہ کو اتار کر وہاں مظاہرہ کرے گا۔

ایتھنز ۸ اگست - یونان میں وزیر اعظم جرنیل میٹاگسس کو وزارت خارجہ اور وزارت جنگ بحر اور فضا کے عہدے تفویض کر کے ایک نئی کابینہ بنائی گئی ہے۔ بادشاہ جارج ایک جہاز کے ذریعہ کارفو روانہ ہو گیا ہے جہاں وہ ستمبر کے وسط تک رہے گا۔

ماسکو ۸ اگست - آل یونین سنٹرل کونسل سرویٹ یونین نے حکومت ہسپانیہ کی وفادار فوج کی مالی امداد کے لئے جو اپیل کی تھی۔ اس کے نتیجہ میں ایک کروڑ بیس لاکھ روبل جمع ہو چکے ہیں۔

برسلز ۸ اگست - معلوم ہوا ہے کہ حکومت بیلجیم نے فرانس کی اس تجویز سے اتفاق کر لیا ہے۔ کہ ہسپانیہ کے معاملات میں دخل نہ دیا جائے اور ملک میں ہسپانیہ کو اسلحہ فراہم کرنے کی ممانعت کر دی ہے

میڈرڈ ۸ اگست - جرمن سفیر نے حکومت ہسپانیہ کو بارسیلونا میں چار جرمنوں کو گولی سے اڑا دینے کے خلاف شدید احتجاجی نوٹ بھیجا ہے اور حکومت کو آئندہ ایسے واقعات کے اعادہ سے باز رہنے کا انتباہ کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ مقتول جرمنوں کا خون بہا دیا جائے۔

واشنگٹن ۸ اگست حکومت امریکہ نے حکومت ہسپانیہ کو انتباہ کیا ہے کہ وہ امریکن جائداد کی حفاظت کا بندوبست کرے۔ ورنہ اسے ہر قسم کے نقصان کا ازالہ کرنا پڑے گا۔ امریکن سفیر متعینہ میڈرڈ نے ہسپانوی دفتر خارجہ میں جا کر یہ پیغام حکومت ہسپانیہ کو پہنچا دیا ہے۔

میڈرڈ ۸ اگست - ایک اطلاع مظہر ہے کہ سرکاری فوج نے کیڈز کو فتح کر لیا ہے۔ سرکاری فوج کے متعلق یہ دعویٰ بھی کیا جاتا ہے۔ کہ وہ غرناطہ کے بالکل قریب پہنچ گئی ہے۔ اور باغیوں کو قلعہ الحمرا سے نکال دیا گیا ہے

امرتسر ۸ اگست - گیہوں حاضر ۲ روپے ۱۴ آنے ۶ پائی - چنوں حاضر ۳ روپے ۳ آنے ۶ پائی - سونا دیسی ۳۵ روپے ۲ آنے ۶ پائی - چاندی دیسی ۴۹ روپے ۲ آنے ہے۔

کلکتہ ۸ اگست آج کلکتہ کے ایکسچینج ریٹ حسب ذیل ہیں۔ لنڈن ایک روپیہ = ۱ شلنگ $6\frac{3}{32}$ پنس۔ پیرس ۱۰۰ روپیہ = ۵۷۰ فرینک - نیویارک ۱۰۰ ڈالر = ۲۶۴ روپیہ - ٹوکیو ۱۰۰ ین = $\frac{1}{2}$۔۔ روپیہ برلن ۱۰۰ روپیہ = $92\frac{1}{2}$ مارک

ڈیرن ۸ اگست - ایک سرکاری بیان ہے کہ روسی اور جاپانی مانچوکوئی سرحد پر کمک بھیج رہے ہیں۔ ۵ اگست کو روسی اور جاپانی فوج میں تصادم ہوا۔ جس میں ایک سو جاپانی مارے گئے۔

لاہور ۸ اگست - گجرات - گوجرانوالہ امرتسر - شاہپور - اور جہلم میں فوجی بھرتی کا کام وسیع پیمانہ پر شروع کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ سینکڑوں جوانوں کو بھرتی کیا گیا ہے۔ فوجی ٹھیکیداروں سے راشن مہیا کرنے اور فوجی پنشنروں سے جنگ کی صورت میں فوجی خدمات سرانجام دینے کے متعلق استصواب کیا گیا ہے۔

لاہور ۸ اگست - آج سیشن جج لاہور کی عدالت میں مسٹر کے ایل گابا کی ضمانت پر رہائی کے متعلق درخواست کی سماعت ہوئی۔ گورنمنٹ ایڈووکیٹ نے اپنے دلائل پیش کرتے ہوئے کہا کہ مسٹر گابا کے مفرور ہونے کا خطرہ ہے اور اگر انہیں رہا کر دیا گیا۔ تو وہ ضرور استغاثہ کے گواہوں پر

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی